ہفت روزہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۹ ، شمارہ نمبر ۱۴

فرمودات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ
ایک بے مثل خطیب

یوم آزادی منانے والو! بتاؤ! کیا ہم نے آزادی کا مقصد حاصل کر لیا ہے

اسلام کی برکت۔ شہزادے نے اسلام قبول کرنے کے بعد آگ سے سرخ کی ہوئی سلاخ کو سینے سے لگا لیا

عیسائیوں کیلئے روشنی کا راستہ ، غلبہ روم کی پیش گوئی اور اس کا ظہور

- مرزا قادیانی کیا تھا اور اس نے انبیاء کرامؑ کے بارے میں کیسی زبان استعمال کی؟
- کیا مرزائیوں کیلئے دل میں کسی مسلمان کو نرم گوشہ رکھنا چاہیئے؟

مسلمانوں کے نام ایک پیغام اور ایک درخواست

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ، کی فاضلانہ اور معرکۃ الآراء تقریر

کفر پہ اِک ہو کر یلغار ضروری ہے

سچے نبیوں کا اقرار ضروری ہے — جھوٹے نبیوں کا انکار ضروری ہے
ختمِ نبوت کی نگری میں چور گھسے — نگری والے ہوں بیدار ضروری ہے
اس نگری کا میں بھی ہوں اک پہریدار — اس لیئے میری چیخ و پکار ضروری ہے
وہ نہیں مومن جسکو ہو اصحابؓ سے بیر — مومن ہے تو ان سے پیار ضروری ہے
لازم ہے اللہ کی رحمت سچوں پر — جھوٹوں پر اس کی پھٹکار ضروری ہے
اُلجھے جب اسلام سے کفر، ایمان والو — کفر پہ اک ہو کر یلغار ضروری ہے
کمزوروں سے کہتے ہیں طاقت والے — چور کو کہنا چوکیدار ضروری ہے

گیلانی کو بے شک تم پاگل کہہ لو!
بات کھری کہنا، اے یار ضروری ہے

شاعرِ ختم نبوت الحاج سید امین گیلانی

ہفت روزہ ختم نبوۃ انٹرنیشنل

۱۶ تا ۲۲ صفر ۱۴۱۱ھ مطابق ۷ تا ۱۳ ستمبر ۱۹۹۰ء شمسی | جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۱۳

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اِس شمارے میں

۱ — نعت — ۲

۲ — پی آئی اے کی قادیانیت نوازی (اداریہ) — ۵

۳ — زمرداتِ صحابہؓ — ۴

۴ — غلبۂ روم کی پیشگوئی کا ظہور — ۷

۵ — ارکانِ اسلام کی بجا آوری — ۸

۶ — حضرت امیر شریعتؒ — ۹

۷ — یوم آزادی — ۱۱

۸ — روحانی ترقی میں نماز کے اثرات — ۱۲

۹ — حضرت خنساءؓ — ۱۳

۱۰ — اسلام کی برکت — ۱۴

۱۱ — اچھی تربیت اور اس کا اثر — ۱۴

۱۲ — مُنّا کی بسم اللہ — ۱۵

۱۳ — میتھی — ۱۶

۱۴ — حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کا معرکۃ الآراء خطاب — ۱۷

۱۵ — قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا — ۲۳

پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ ... کراچی

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

سرکولیشن منیجر

محمد انور

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر ۷۱۱۹۶۷

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۳۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۲۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام ”ویکلی ختم نبوت“
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

فرمودات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

قوم کے سردار کیسے بنے

کسی نے حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ کس طرح قوم کے سردار بنے آپ نے فرمایا اپنی نیکی کو اس کا ذکر نہ کرنے سے زندہ کر (حضرت احنف بن قیس رض) اس کام کے چھوڑنے سے جس کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔

• آزمائش کے وقت تیر اندازی کرنا مکمل ہلاکت ہے ——— (نعمان بن بشیر رض)

زبان کو نصیحت

• اے زبان! اچھی بات کہہ تجھے فائدہ ہوگا، اور بری بات سے اعراض کر تو محفوظ رہے گی۔ ——— (حضرت ابن عباس رض)

• بے وقوف اور حلیم سے جھگڑا نہ کر بلاشبہ حلیم تجھے مغلوب کرے گا اور بے وقوف تجھے ذلیل کر دے گا ——— (حضرت ابن عباس رض)

نیکی کا کمال

• نیکی کا کمال اسے جلدی کرنا، چھوٹا قرار دینا اور چھپانا ہے ——— (ابن عباس رض)

یعنی جسے عطیہ دینا ہے اسے جلد دو اور جسے دیا گیا ہے اس کی نگاہوں میں چھوٹے ہو اور اسے لوگوں سے چھپاؤ اور اس کا اظہار مت کرو بلاشبہ اس کے اظہار سے ریاکاری کا دروازہ کھلتا ہے اور جسے عطیہ دیا گیا ہے اس کی دل شکستگی ہوتی ہے اور وہ لوگوں کے سامنے شرمندگی محسوس کرتا ہے۔

• جب تیرا بھائی تجھ سے غائب ہو تو اس کے بارے میں اسی قسم کی بات کر جیسے تو چاہتا ہے کہ وہ تیرے بارے میں بات کرے ——— (ابن عباس رض)

خدا کے سوا کوئی بدلہ نہیں دے سکتا

• جو شخص مجھے پہلے سلام کرے اور مجلس میں میرے لئے جگہ بنا دے یا میری خاطر اپنی جگہ سے اٹھ جائے اسے خدا کے سوا کوئی بدلہ نہیں دے سکتا۔ وہ شخص جو پیاس میں مجھے پانی پلا دے اور وہ شخص جو پس پشت میری حفاظت کرے اسے بھی خدا کے سوا کوئی بدلہ نہیں دے سکتا۔ ——— (ابن عباس رض)

تین باتیں

حضرت عبداللہ بن عباس رض فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت عباس رض نے مجھے نصیحت کی کہ حضرت عمر رض تجھ کو قریب کرتے ہیں اور اکابر صحابہ کرام رض کے ساتھ بٹھاتے ہیں میری تین باتیں یاد رکھنا (۱) آپ کا راز افشا نہ کرنا (۲) آپ کے پاس کسی کی غیبت نہ کرنا۔ (۳) آپ پر جھوٹ کا تجربہ نہ کرنا ———

مال میں اضافہ غم میں اضافہ

جب مالدار کے مال میں اضافہ ہو جاتا ہے تو اس کے کاموں اور غم میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ ——— (حضرت حسین رض)

دو مقامات

• دو مقامات پر میں اپنی نرمی اور دلیری سے شرم محسوس نہیں کرتا جاہل یا بے وقوف سے خطاب کرتے وقت اور اپنی ضرورت کے سوال کے موقع پر ——— (سعید بن عاص رض)

جب تو کسی چیز کو طلب کرے تو اسے قناعت سے طلب کر بلاشبہ جسے قناعت حاصل نہیں اسے مال فائدہ نہیں دیتا۔ ——— (سعد بن ابی وقاص رض)

سچائی عزت ہے، جھوٹ عجز ہے، رازداری امانت ہے، حق جوار قرابت ہے، امداد دوستی ہے، عمل تجربہ ہے، حسن خلق عبادت ہے، خاموشی زینت ہے، بخل فقر ہے، سخاوت دولتمندی ہے، نرمی عقلمندی ہے۔ ——— (حضرت حسین رض)

اچھی اور بری زندگی

ایک شخص نے جب حضرت حسن رض سے سوال کیا کہ زندگی بسر کرنے کے اعتبار سے کون سب سے اچھی زندگی بسر کرتا ہے؟ فرمایا جو اپنی زندگی میں دوسروں کو شریک کرے۔ پھر پوچھا سب سے بری زندگی کس کی ہے؟ فرمایا جس کے ساتھ کوئی دوسرا زندگی بسر نہ کر سکے۔ ——— (امام حسن رض)

ضرورت کا پورا نہ ہونا اس سے کہیں بہتر ہے کہ اس کے لئے کسی نااہل کی طرف رجوع کیا جائے۔ ——— (امام حسن رض)

از قلم: مولانا منظور احمد الحسینی

پی آئی اے کی قادیانیوں پر بے جا رعایتیں اور نوازشیں

پیپلز پارٹی کی حکومت کے خاتمہ کے بعد سی پی او کے سربراہ جناب غلام مصطفیٰ جتوئی کی سربراہی میں نئی حکومت بن چکی ہے جو اگرچہ عبوری ہے لیکن جتوئی صاحب نے انتقام نہیں احتساب کا نعرہ لگایا ہے۔ ہم سیاست میں الجھنا مناسب نہیں سمجھتے اور نہ ہی ہمیں ہمارا جماعتی دستور اس کی اجازت دیتا ہے۔ تاہم اتنا ضرور عرض کریں گے احتساب کے نعرے کی حیثیت زبانی جمع خرچ سے زیادہ کچھ نہیں اور اگر ایسا ہو بھی گیا تو جو سیاست دان احتساب کی زد میں آئیں گے انہیں کچھ نہیں کہا جائیگا کیونکہ پاکستان کی ریت ہی یہی ہے کہ ہر آنے والی حکومت سابقہ حکومت میں شامل سیاستدانوں کو تحفظ فراہم کرتی ہے کیونکہ اقتدار نے کسی سے وفا نہیں کی بڑے بڑے پھنے خان آئے اور چلے گئے جتوئی صاحب نے بھی جانا ہے۔

پھر بھی اگر جتوئی صاحب احتساب کے معاملے میں مخلص ہیں تو ہم ان کی خدمت میں یہ گذارش کریں گے کہ سابقہ دور میں جس طبقہ کو سب سے زیادہ نوازا گیا وہ قادیانی ٹولہ ہے۔ سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے ارد گرد زیادہ تر قادیانی، ملحد، یا کمیونسٹ قسم کے لادین اور بدمذہب عناصر جمع تھے بلکہ بے نظیر نے خود جمع کر لیے تھے۔ ہم نے بے نظیر کو بار بار تنبیہ کی یہاں تک بھی لکھا کہ "قادیانی بے نظیر کے لیے گڑھا کھود رہے ہیں" واقعی گڑھا کھودا اور بے نظیر کرسئ اقتدار سے محروم ہو گئی۔ بے نظیر نے قادیانیوں پر کتنی نوازشات کیں۔ ثبوت کے لیے دو خبریں پیش خدمت ہیں۔

ہفت روزہ "آزاد" لندن اپنی ۹ جون کی اشاعت میں اسلام آباد کے حوالے سے لکھتا ہے:۔

"اقوام متحدہ میں پاکستان کے سفیر مسٹر نسیم احمد کو حکومت نے ایک ملین ڈالر کی رقم ایک خصوصی مقصد کے لیے عطا کی ہے۔ مسٹر نسیم احمد کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ پبلک ریلیشن اور سفارتی سطح پر تعلقات کو بہتر سے بہتر بنانے کے معاملے میں اپنے آپ کو خصوصی ماہر سمجھتے ہیں۔ .... کہا جاتا ہے کہ اس سے قبل آج تک پاکستان نے اپنے کسی بھی سفارتی مشن کے سربراہ کو اتنی بھاری رقم عطا نہیں کی"

ہمارا صدر مملکت اور نئے وزیراعظم جناب جتوئی صاحب سے یہ مطالبہ ہے کہ اولاً اس رقم کی تفتیش کرائیں یہ آنجہانی نسیم قادیانی کو کس مقصد کے لیے دی گئی تھی۔ ثانیاً اگر ملکی مفاد میں کے لیے دی گئی تو اس رقم کی چھان بین کی جائے کہ کیا یہ رقم ملکی مفاد میں خرچ ہوئی ماتحت عملہ سے اس سلسلہ میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ ہمارا یہ خیال ہے کہ یہ کروڑوں روپے قادیانی جماعت کے کھاتے میں جا چکے ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ نئی حکومت اس رقم کی چھان بین کر کے عوام کو مطمئن کرے گی۔ دوسری خبر پی آئی اے سے متعلق ہے روزنامہ جنگ لاہور ۱۴ جولائی ۱۹۹۰ء خبر دیتا ہے۔

"کراچی (جنگ نیوز) پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنس نے اس ہفتہ لندن میں منعقدہ قادیانیوں کی سالانہ کانفرنس میں شرکت کے لیے برطانیہ جانے والے تقریباً دو سو قادیانیوں کو بڑی رعایتی شرح پر ٹکٹ جاری کیے جب کہ اس کانفرنس میں قادیانی سربراہ اور دنیا کے مختلف حصوں کے قادیانی رہنماؤں نے پاکستان پر شدید حملے کیے پی آئی اے کے ذرائع نے اس بات کی توثیق کی ہے کہ اعلیٰ افسران کے حکم پر کراچی لندن کراچی ٹکٹ پر سفر کرنیوالے تمام قادیانیوں کو ۴۰ فیصد رعایت دی گئی یہ تمام ٹکٹ کراچی میں آئی اے ٹی اے کے ایک ٹریول ایجنٹ نے جاری کیے جو خود بھی قادیانی ہے اور جسے پی آئی اے ہیڈ آفس کے ایک "قادیانی باس" کی بڑی سرپرستی حاصل ہے اکانومی کرایہ پر کراچی لندن کراچی سفر کرنے والے تمام پاکستانیوں کو ۱۹ ہزار ۲ سو روپیہ کرایہ ادا کرنا پڑتا ہے جب کہ ان قادیانیوں نے صرف ۱۴ ہزار روپیہ کرایہ ادا کیا ادھر لندن میں پی آئی اے کے جنرل منیجر برائے یو کے اور آئرلینڈ سلیم جہانگیر کو بھی ہدایت کی گئی تھی کہ وہ پاکستان کے ان قادیانی مندوبین کے آرام اور سہولت کا پورا خیال رکھیں"

تبلیغی جماعت ایک عالمگیر جماعت ہے جس کا سالانہ عالمی اجتماع لاہور کے قریب رائے ونڈ میں منعقد ہوتا ہے۔ اس اجتماع میں جہاں اندرون ملک

تبلیغ واشاعت اسلام کے لیے دس دس پندرہ پندرہ رکنی جماعتیں بھیجی جاتی ہیں وہاں بیرون ملک بھی سینکڑوں جماعتیں ہوائی جہازوں کے ذریعے سفر کرتی ہیں دنیا کا شاید ہی کوئی ملک ایسا ہو جہاں یہ جماعتیں نہ جاتی ہوں۔ علاوہ ازیں برطانیہ، امریکہ، بنگلہ دیش اور دوسرے ملکوں میں بڑے بڑے اجتماعات منعقد ہوتے ہیں۔ جن میں پاکستان سے بھی سینکڑوں کی تعداد میں مسلمان شریک ہوتے ہیں۔ تبلیغی جماعت اللہ کے سچے دین اور اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو پھیلانے میں ہمہ وقت مصروف عمل ہے کسی خود ساختہ نبی اور من گھڑت مذہب کا پرچار نہیں کرتی۔

اسی کی تبلیغ وتعلیم کا یہ اثر ہے کہ ہر سال لاکھوں کی تعداد میں ہندو، عیسائی اور دوسرے مذاہب باطلہ کے پیروکار نہ صرف حلقہ بگوش اسلام ہوتے ہیں بلکہ خود کو اللہ کے سچے دین کی تبلیغ کے لیے وقف کر دیتے ہیں۔ جبکہ اس کے مقابل قادیانی جہاں جاتے ہیں اپنے ارتدادی اور زندیقانہ نظریات کا پرچار کرنے کے علاوہ قادیان کے ایک ملعون مرزائے قادیان کو سرکار دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں بلکہ مقام و مرتبہ میں ان سے بھی بڑھ کر متعارف کراتے ہیں جیسا کہ ان کے اس شعر سے ظاہر ہے ؎

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں ۔۔۔ اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل ۔۔۔ غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

مذکورہ عقائد باطلہ کے علاوہ قادیانی بیرون ملک جا کر پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ بھی کرتے ہیں۔ قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے اس سال اپنے سالانہ عالمی میلے میں جو تقریر کی ہے وہ پاکستان کے خلاف کی ہے اور پاکستان کو پاگل خانہ قرار دیا ہے جب کہ تبلیغی جماعت جہاں جاتی ہے وہ پاکستان کے سفیر کی حیثیت سے رہتی ہے اور تبلیغ کرتی ہے۔

بے نظیر بھٹو نے جہاں قادیانیوں پر اور نوازشیں کی ہیں وہاں یہ نوازش بھی کی کہ دو سو قادیانی (جو اپنے سالانہ عالمی میلہ میں گئے۔ جسے وہ ظلی حج بھی کہتے ہیں) رعایتی ٹکٹ پر بھجوائے جس میں ایک قادیانی ٹریول ایجنسی نے اہم رول ادا کیا اور جسے پی آئی اے کے ایک بڑے قادیانی افسر کی سرپرستی حاصل تھی۔

۱۔ جو جماعت اسلام کی دشمن یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں کی ایجنٹ ہو۔

۲۔ جو جماعت بقول مفکر پاکستان علامہ اقبالؒ یہودیت کا چربہ ہے۔

۳۔ جو جماعت مرزا قادیانی ملعون کو محمد، احمد، نبی، مسیح اور مہدی کہتی ہو۔

۴۔ بلکہ جو جماعت یہ کہتی ہو کہ مرزا قادیانی کا مرتبہ تمام انبیاء سے زیادہ تھا اور آیت میثاق کا مصداق مرزا قادیانی ملعون ہے۔

۵۔ جس جماعت کا یہ نظریہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رات کے چاند اور مرزا جس کی نہ عقل نہ شکل وہ چودھویں رات کا چاند ہے۔

۶۔ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق تیس دجالوں میں سے ایک ہے اور قادیانی اسے سب کچھ قرار دیں حتیٰ کہ اس کے دعوائے خدائی کو بھی مانیں۔

۷۔ جو شخص بات بات پر جھوٹ بولتا تھا اور قادیانی اسے سچا کہیں۔

۸۔ جس میں ان گنت روحانی اور جسمانی عیوب تھے حتیٰ کہ سو سو مرتبہ دن میں پیشاب کرتا تھا اسے روحانیت کے بلند تر درجہ پر لے جائیں۔

۹۔ جو بدکردار تھا اور نامحرم خوبصورت لڑکیوں کو گھر میں رکھتا اور ان سے اختلاط کرتا تھا یہ اسے پاکدامن قرار دیں۔

۱۰۔ جس نے انبیاء عظام، صحابہ کرام خاص طور پر سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دیں اور انہیں بدکردار بنا کر پیش کیا قادیانی اسے شرافت سے تہی دامن ہونے کے باوجود شریف کہیں۔

۱۱۔ جو جماعت پاکستان کی دشمن اکھنڈ بھارت کی حامی اور تخریب کار ہو۔

ایسی جماعت پر اتنی نوازشات اور رعائتیں کہ میلہ میں شرکت کے لیے ان سے کرایہ بھی کم لیا جائے۔ پاکستان جیسے مسلم ملک کو یہ زیب نہیں دیتا۔ عین ممکن ہے کہ ان کو اس لیے رعایت دی گئی ہو کہ پی آئی اے کے ریفرنڈم میں اس مرتبہ پیپلز پارٹی کی حامی تنظیم کامیاب ہوئی ہے اس کامیابی میں قادیانیوں نے نہ صرف اہم کردار کیا ہوگا بلکہ قادیانی جماعت کا سرمایہ بھی خوب چلا ہوگا۔

ہم جناب صدر اسحاق خان اور عبوری وزیر اعظم جتوئی صاحب سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ پی آئی اے نے دو سو قادیانیوں کو جو رعائتی ٹکٹ جاری کیے ہیں۔ اس کی تحقیقات کرائی جائے کہ آخر قادیانیوں کے ساتھ یہ رعایت کیوں برتی گئی اور دوسری دینی تبلیغی جماعتوں کو کیوں اس قسم کی رعائتوں سے محروم رکھا جاتا ہے۔ اس ٹریول ایجنسی کا جس نے یہ ٹکٹ جاری کرائے۔ لائسنس منسوخ کیا جائے اور جس قادیانی افسر نے یہ جسارت کی ہے اسے فی الفور ملازمت سے علیحدہ کیا جائے۔

اگر سابقہ حکومت کا احتساب کرنا ہے تو اس اہم ترین مسئلہ کا احتساب بھی ہونا چاہیئے۔ ورنہ یہ احتساب کا نعرہ صرف اور صرف ایک سیاسی سٹنٹ

اسلام کی صداقت کا عظیم نشان

غلبۂ روم کی پیش گوئی کا ظہور — عیسائیوں کیلئے روشنی کا راستہ

از محمد اقبال، حیدر آباد

آلمّ ۔ غلبت الروم .... سورۂ روم

ترجمہ: رومی قریب کے ملک میں مغلوب ہو گئے ہیں، مگر مغلوب ہونے کے بعد چند سال میں وہ پھر غالب آ جائیں گے۔ پہلے اور پیچھے سب اختیار اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اس دن مسلمان خدا کی دی ہوئی فتح سے خوش ہوں گے وہ جس کو چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہی زبردست ہے۔ خدا کا وعدہ ہے، اللہ وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

اس پیش گوئی کا اسلوب اور سیاق و سباق بتاتے ہیں کہ اس کو قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک معجزہ اور ان دونوں کی سچائی کے ایک ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ قرآن حکیم نے اس پیش گوئی میں دو باتیں کہی تھیں۔ پہلی یہ کہ رومی چند سال میں غالب آ جائیں گے۔ دوسری خبر یہ دی گئی کہ خود مسلمانوں کو بھی اس وقت خدا کی مدد سے خوشی نصیب ہو گی۔

سب سے پہلے اس ماحول کو دیکھنا ہے جس میں اس واقعہ نے ایک معجزہ کی حیثیت اختیار کر لی۔ کیا واقعی رومی اتنے مغلوب ہو چکے تھے اور ایرانی اتنے مہربان ہو رہے تھے اور انہوں نے اتنی عظیم الشان فتح حاصل کر لی تھی اور رومی علاقوں اور صوبوں میں اتنی مستحکم سلطنت قائم کر لی تھی کہ نو برس کے عرصہ میں پانسہ کا پلٹ جانا، مفتوح کا فاتح بن جانا ایک غیر معمولی واقعہ ہے۔ واقعہ کے ظہور میں قدرت کا ہاتھ کام کر رہا تھا۔

آفتاب رسالت کے طلوع پر چند سال گزرے تھے کہ ۶۱۳ء میں خسرو پرویز شہنشاہ ایران نے رومی سلطنت پر ایک بھرپور حملہ کیا اور عراق و شام اور مصر کو فتح کرتا ہوا ایشیائے کوچک میں داخل ہو گیا۔ قیصر روم اس سیلاب کو روک نہ سکا۔ ۶۱۶ء تک مشرقی روم کے تمام صوبوں پر ایران کا قبضہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ ایرانیوں کے محاصرے سے خود روم کا مشرقی دار الحکومت قسطنطنیہ خطرے میں پڑ گیا۔

آتش پرست ایرانیوں نے رومی علاقے پر قبضہ کرنے کے بعد مسیحیت کو مٹانے کے لئے شدید ترین مظالم شروع کر دیئے، نوے ہزار آدمی قید کر لئے، عیسائیوں کے مذہبی شعائر کی توہین کی گئی، گرجے مسمار کر دیئے گئے اور ان کی جگہ آتش کدے تعمیر کئے گئے۔ مقدس صلیب کی وہ لکڑی جس کی نسبت عیسائیوں کا عقیدہ تھا کہ اس پر مسیح نے جان دے دی تھی بیت المقدس سے منتقل کر کے ایران کے پایہ تخت مدائن پہنچا دی گئی۔

اس وقت خسرو پرویز کی نخوت و غرور کا عجیب عالم تھا۔ اس کا اندازہ اس خط سے ہوتا ہے جو خسرو پرویز نے بیت المقدس سے ہرقل کو لکھا تھا۔

"سب خداؤں سے بڑے خدا، تمام روئے زمین کے مالک خسرو کی طرف سے اس کے کمینہ اور بے شعور بندے ہرقل کے نام۔

"تو کہتا ہے کہ تجھے اپنے خدا پر بھروسہ ہے کیوں نہ تیرے خدا نے یروشلم کو میرے ہاتھ سے بچا لیا؟ میں اس وقت تک صلح نہیں کروں گا جب تک تو اپنے مصلوب خدا کو چھوڑ کر آتش پرستی اختیار نہ کرے گا۔"

ایک طرف تو یہ واقعات ہو رہے تھے اور دوسری طرف مکہ کی سرزمین مسلمانوں پر تنگ سے تنگ تر ہو رہی تھی اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ ۶۱۵ء میں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد کو اپنا گھر بار چھوڑ کر حبش میں پناہ لینی پڑی تھی اور مکہ میں بچے کھچے مسلمان شعب ابی طالب میں محصور تھے۔ قریش نے یہ تدبیر سوچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے تمام خاندان کو محصور کر کے تباہ کر دیا جائے چنانچہ قریش کے تمام قبائل نے ایک معاہدہ کیا کہ کوئی شخص خاندان بنی ہاشم سے نہ قرابت کرے گا نہ ان کے پاس کھانے پینے کا سامان جانے دے گا۔ یہ معاہدہ لکھ کر کعبہ کے دروازے پر آویزاں کر دیا گیا۔

جب مکہ میں رومیوں کی مغلوبیت کی خبر پہنچی تو قریش نے خوب خوشی منائی وہ مسلمانوں سے کہتے تھے۔ "آتش پرست فتح پا رہے ہیں اور تمہاری طرح سے وحی و رسالت کے ماننے والے عیسائی شکست پر شکست کھاتے جا رہے ہیں اسی طرح ایک دن ہم بھی تمہیں اور تمہارے دین کو مٹا کر رکھ دیں گے۔"

خسرو پرویز کی فتح ایسی عظیم الشان تھی اور قیصر ہرقل کی شکست ایسی فاش تھی کہ مستقبل میں رومیوں کے سنبھلنے کا دور دور تک کوئی امکان نظر نہ آتا تھا۔ اسی طرح مسلمان مٹھی بھر گروہ بھی بے بسی کی حالت میں محصور تھے۔ قریش نے ان کا مکمل بائیکاٹ کر کے ان پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا تھا۔ ایسے نازک ترین اور مایوس کن موقع پر قرآن حکیم نے مسلمانوں کی دلجوئی کے لئے یہ پر جلال اعلان کیا۔

"غلبت الروم .... قرآن"

مورخ زوال روما کا مصنف ایڈورڈ گبن لکھتا ہے کہ "جب یہ پیش گوئی کی گئی تو کوئی بھی پیشین گوئی اس سے زیادہ بعید از قیاس نہیں ہو سکتی تھی۔" یہ وہ زمانہ تھا کہ خود مسلمان اپنی کمزوری اور بے بسی کے حالات سے گزر رہے تھے۔ اس دور میں ان کے پنپنے کا کوئی امکان نظر نہ آتا تھا۔ ایسے وقت میں پیش گوئی پوری ہونا غیر ممکن تھا چنانچہ ابی بن خلف نے اعلانیہ طور پر دعوے کے ساتھ اس کا انکار کیا اور کہا "یہ ناممکن ہے" واقعات کی رفتار اس کے سراسر خلاف ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جن کی قوت ایمانی پہاڑ کی طرح مضبوط تھی ابی بن خلف سے شرط لگائی کہ اگر رومی نو سال کے اندر غالب نہ آئے تو ایک سو اونٹ وہ ادا کر دیں گے اور بصورت دیگر ابی ایک سو اونٹ صدیق اکبر کو دے گا۔

اس شرط کے چند سال بعد ۶۲۲ء میں ادھر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی اور ادھر قیصر روم قسطنطنیہ کے ایرانی محاصرے سے نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ ہرقل کو پے در پے شکستوں نے اتنا مایوس کر دیا تھا کہ وہ قسطنطنیہ سے فرار ہو کر افریقہ چلا جانا چاہتا تھا۔ اس کے ارادے میں تبدیلی ہوئی۔ گبن لکھتا ہے "وہی ہرقل جس کی جگہ پست ہمتی چھائی ہوئی تھی اور جس کا دماغ اس سے پہلے کچھ کام نہیں کرتا تھا اب اس نے نہایت کامیاب جنگ شروع کی۔ ۶۲۲ء میں جب ہرقل اپنی فوجیں لے کر قسطنطنیہ سے روانہ ہوا تو لوگوں نے سمجھا کہ یہ رومی سپاہ کا آخری منظر دیکھ رہے ہیں۔ تاریخ کے نامور کرداروں میں سے ایک غیر معمولی کردار ہے جو ہم ہرقل کے اندر دیکھتے ہیں۔" ہرقل جانتا تھا کہ ایرانیوں کی بکھری طاقت کمزور ہے اس نے پیش قدمی کر کے عقب سے ایران پر حملے کے لئے تیار کیا۔ اس نے پہلا حملہ آرمینیا کی جانب سے کیا۔

آثار دیں اور وہاں سے ایمان پر ایک بھرپور حملہ کیا ہرقل اس غیر متوقع صورت سے گھبرا گئے اور ان کے قدم اکھڑ گئے ہرقل نے دوسرے سال آثار باقیات میں کو پراتوں کے سب سے بڑے آتش کدہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دی خداوند عالم کی قدرت کا کرشمہ دیکھئے کہ اس زمانہ میں مسلمان اور یہ سب متحارب فریقوں کے مقابلہ میں بدر کا معرکہ جب شان سے پیش آیا اور اس طرح قرآن کریم کی دونوں پیش گوئیاں پوری ہوئیں قریب قریب ایک ساتھ نو برس کے اندر اندر ایک وقت پوری ہو گئیں۔ یہ پیشین گوئی قدرت خداوندی اور صداقت قرآن کی واضح نشانی ہے اور حق کے متلاشی عیسائیوں کے لئے روشنی کا راستہ ہے۔

ہرقل قیصر روم کے دور میں عیسائیت شدید ترین فکری انتشار میں مبتلا تھی عیسائی مت واحد نہیں رہے تھے بلکہ متعدد فرقوں میں بٹ چکے تھے ان کے عقیدے ... ایک کی عبادت گاہ میں دوسرے کی عبادت نہیں ہو سکتی تھی۔ یہ سب اختلافات یسوع کو خدا کا بیٹا کہنے کے گمراہ کن عقیدے کی وجہ سے پیدا ہوا تھا۔

... سینٹ پال نے یسوع کو ... خدا کے مرتبہ پر فائز کیا ... اور اس کے بعد ہی یسوع کے لئے لفظ "خداوند" جو اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا تھا استعمال کیا انسانوں کے لئے صرف آقا، حضور، سرکار جیسے تعظیمی لفظ استعمال ہوتے تھے۔

پھر پال نے خداوند یسوع مسیح کے مخصوص الفاظ بھی استعمال کرنے شروع کر دیئے جو قدیم کتب مقدسہ میں صرف خداوند یہوہ (اللہ تعالیٰ) کے لئے مخصوص تھے۔

اس مقام پر گمان ہوتا ہے کہ در اصل یسوع کو ابن اللہ اور پھر خدا بنا دینے میں یہودیوں کا ہاتھ ہے جنہوں نے عیسائیوں سے انتقام لینے کے لئے دین مسیح کو مسخ کرنے کی سازش کی جس طرح انہوں نے اپنے "دین موسوی" کو مسخ کر دیا تھا اور اس طرح کی تحریف میں وہ بڑے ماہر و شاطر تھے۔ چنانچہ ریورنڈ چارلس ولیم ڈاکس نے مسیحیت کے بنیادی عقیدہ پر بحث کرتے ہوئے انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں اس طرف اشارہ کیا ہے وہ لکھتا ہے۔

"عقیدہ تثلیث کا فکری سانچہ یونانی ہے اور یہودی تعلیمات میں ڈھالا گیا ہے اس لحاظ سے یہ ہمارے لئے ایک عجیب قسم کا مرکب ہے مذہبی خیالات بائبل کے اور ڈھلے ہوئے ایک اجنبی فلسفے کی اشکال میں ... لگ گئے ہیں"

"... روح القدس کی اصطلاح یہودی ذوق کی ہے ... اور اس عقیدہ کا اصولی ماخذ یہودی ہے ... یہودی سازش کے ... دوسرے"

عیسائیت تثلیث کی لاطینی منطق اور یونانی فلسفہ و توہمات کے ملغوبہ کا عجیب و غریب عقیدہ تثلیث ... رب اور روح القدس ، ایسا چوں چوں کا مربہ ہے کہ عیسائی بھی اس کی تشریح نہیں کر سکے کہ وہ ... سمجھ سکے گا اور اس عقیدہ کی اس کو خود سمجھ نہیں ہے دوسرے کو کیا سمجھا سکے گا۔

یہودی سازش کے نتیجہ میں تیسری صدی عیسوی میں مسیح کو "کلام خداوند" کا مجسم ظہور مان لیا گیا تھا مگر بیشتر عیسائی ایسے ہی تھے جو مسیح کو الوہیت کے قائل نہ تھے چوتھی صدی میں اس اختلاف کو دور کرنے کے لئے ۳۲۵ء میں نیقیہ کونسل نے الوہیت مسیح کو باضابطہ سرکاری عقیدہ کی حیثیت دی ... گئی نقیہ قرار دیا اور یسوع مسیح خدا مان لئے گئے مگر اس کے بعد ... ایک اور شدید بحث و مناظرہ کا موضوع بن گیا روح کی شخصیت میں الوہیت اور بشریت کے درمیان نسبت ...

۳۸۱ء میں ... کی کونسل نے ... کا یہ تصفیہ کیا کہ ...

کی ذات میں دو مکمل حیثیتیں ہیں ایک الوہیت دوسری انسانی حیثیت اور دونوں متحد ہونے کے باوجود اپنی جداگانہ خصوصیات بغیر کسی تبدیلی اور تغیر کے برقرار رکھے ہوئے ہیں" اس فیصلہ کے بعد حیثیت اور حیثیت کی بحث ... نکل کر مسیح کی مشیت اللہ ہے بلحاظ طبیعت یا ارادہ ... اس پر بحثیں چل پڑیں ... اور مسیح مختلف فرقوں میں بٹ گئے اور اس طرح یہودیوں کی سازش پوری طرح کامیاب ہو گئی۔

اب یہ عیسائیوں کو فیصلہ کرنا ہے کہ وہ یہودیوں کے گھڑے ہوئے مصنوعی عقیدے پر ہی اپنے مذہب کی بنیاد رکھنا چاہتے ہیں یا اسلام کی روشنی میں آنا چاہتے ہیں جس کی پیشین گوئی اور اس کا ظہور اسلام کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ارکانِ اسلام کی بجا آوری ضروری ہے

از: محمد شفیع عمرالدین، میرپورخاص

حدیث شریف میں ہے کہ اسلام یہ ہے کہ زبان سے اقرار کرو اور اس بات کی گواہی دو کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغمبر اور رسول ہیں اور نماز ادا کرتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔ اگر بیت اللہ تک جانے کی استطاعت (مالی و بدنی) رکھتے ہو (مسلم شریف) یہ ہیں ارکان اسلام۔ ان کی بجا آوری ہر کلمہ گو کا اولین فریضہ ہے یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے دین اسلام ہی کو پسند فرمایا ہے۔

ورضیت لکم الاسلام دینا (المائدہ آیت ۳)

ترجمہ: اور میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو ہی پسند کیا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول دین اسلام ہی ہے۔

"اور جو کوئی اسلام کے سوا اور کوئی دین چاہے گا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔" (آل عمران آیت ۸۵)

آپ

ہر کلمہ گو کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ کیا وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کے بعد باقی مذکورہ ارکان اسلام کو بجا لا رہا ہے؟ وہ دیکھے کہ کیا وہ پنجگانہ فرض نمازیں سب ارکان پورے کر کے باجماعت مسجد میں حاضر ہو کر پڑھتا ہے؟ کیا وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال میں سے زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ ایک ایک پائی گن کر سالانہ زکوٰۃ اپنے مستحق غریب اور دوسرے مستحقین کو ادا کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے؟ کیا وہ سال میں ایک مرتبہ دوسرے روزہ داروں کی طرح رمضان المبارک کے روزے رکھ کر متقی اور پرہیزگار بننے کی کوشش کرتا ہے؟ اور کیا وہ استطاعت کے باوجود فریضہ حج ادا کر چکا ہے؟

اگر اس محاسبے کا نتیجہ ان ارکان کی بجا آوری کی صورت میں سامنے آتا ہے تو یقیناً وہ کلمہ گو خوش نصیب ہے اسے اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیئے کہ اس نے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے کہ یہی بار آور ہوگی اور قیامت کے دن اسے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی خوشنودی کا انعام جنت حاصل ہوگی۔ اللھم اجعلنا منھم۔

اگر نتیجہ منفی ہے تو اسے فوراً اپنی اس غیر شرعی روش سے توبہ کر کے ان ارکان اور دوسرے شرعی احکام کی بجا آوری میں سرگرم عمل ہو جانا چاہیئے۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ

ایک بے مثال خطیب

از: مولانا محمد حسین ہزاروی

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے خطابت کے فن کو ایک نیا جوہر عطا کیا۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا اسم گرامی زبان پر آتے ہی ذہن میں ایک عظیم اور شعلہ نوا خطیب اور بے مثل رہنما کا تصور آ جاتا ہے جو برصغیر کی آزادی، ناموس رسالت کی حفاظت، مسلمانوں میں دینی اور مذہبی شعور پیدا کرنے اور ان کو سیاسی طور پر بیدار کرنے کے لئے پورے پچاس سال تک برصغیر پاک و ہند میں قربانیاں دیتا رہا۔ ۲۱ اگست کو شاہ جی کا نام نامی بے ساختہ زبان پر جاری ہو جاتا ہے اور دل میں تمنا پیدا ہوتی ہے۔ شاہ جی کچھ مزید عرصہ اپنی شعلہ نوائیوں اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم لفظ بیانیوں سے خلق مشتاق کو سرگرم رکھتے۔ سے

زباں پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کیلئے

لیکن دوام اور ہمیشگی اس قادر مطلق کو حاصل ہے کہ جس کے اشارہ کن سے اٹھارہ ہزار عالم وجود میں آ گئے جو بھی اس دنیا میں آیا آخر اس کو اس دنیا جہان فانی سے کوچ کرنا پڑا۔ تاہم قدرے نامور ہستیاں ہیں جنہوں نے چند روزہ مستعار حیات میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جن کو قیامت تک دوام حاصل ہو گیا ہے ان پاک باز سرگرم عمل اور خدا رسیدہ بزرگوں میں حضرت شاہ جی کا اسم گرامی کتاب قدرت میں نمایاں جگہ پہ تحریر ہو گا۔

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ۱۸۹۲ء میں پٹنہ میں ایک صاحب دل بزرگ کے ہاں پیدا ہوئے آپ کے والد ماجد پشمینہ کا کاروبار کرتے تھے وہ اپنی ذاتی خوبیوں اور دینی شغف کی وجہ سے ہر طبقہ میں عزت و احترام سے دیکھے جاتے تھے آپ کے بزرگ شریعت کے دلدادہ تھے اپنی مذہبی اور دینی روایات پر سختی سے پابند تھے اسی دینی ماحول میں شاہ جی نے ابتدائی عمر میں آنکھ کھولی آپ کے والدین حافظ قرآن تھے یہی وجہ تھی کہ شاہ جی نے ابتدائی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا۔ شاہ جی نے فن تجوید و قرأت رقت انگیز طریقے سے بیان فرماتے کہ حاضرین دھاڑیں مار کر رو دیتے۔

آپ فرمایا کرتے کہ دنیا میں جس قدر نقصان انگریزوں نے مسلمانوں کو پہنچایا ہے اس کا عشر عشیر بھی کوئی قوم نہیں پہنچا سکی۔ آپ کو تاریخ پر پورا عبور حاصل تھا آپ فرماتے کہ جب تک انگریز ہندوستان پر قابض رہے گا تو کوئی اسلامی ملک آزادی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا آپ نے کئی دفعہ جلسوں میں اعلان کیا کہ ملک سے انگریز کو نکالنے کی حد تک میں ایک کتے سے بھی تعاون کر سکتا ہوں آپ کی ترغیب سے ہزاروں مسلمان کانگریس میں شامل ہو گئے اور انہوں نے حصول آزادی کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں دیں ۱۹۱۴ء میں پہلی جنگ عظیم میں انگریزوں نے اہل ہند سے وعدہ کیا کہ اگر اہل ہند نے مادی وسائل اور افرادی طاقت سے برطانیہ کی مدد کریں تو اختتام جنگ پر ان کو آزادی کی نعمت سے بہرہ ور کیا جائے گا اہل ہند نے اپنی بساط سے بڑھ کر برطانیہ کی مدد کی اس جنگ میں جرمنی اور اس کے مسلم حامی ترکیہ کو شکست ہوئی برطانیہ فرانس اور روس نے ترکیہ کے حصے بخرے کر کے ان کو اپنے اپنے علاقے میں ضم کر دیا وہ مسلم ملک جس کی سطوت اور دبدبہ سے اہل یورپ لرزہ براندام ہو جاتے تھے آج زخموں سے نڈھال تھا۔ ہندوستان کے مسلمان برطانیہ کی فریب کاری سے سخت پریشان تھے انہوں نے طاقت اور استطاعت کے مطابق اپنے زخمی بھائی ترکیہ کی معاونت کی جب انگریز نے اہل ہند کو آزادی جیسی نعمت سے محروم کر دیا تو وہ اس کے حصول کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور جان کی بازی لگا دی۔ شاہ جی تو پہلے ہی انگریز کی طوطا چشمی سے آگاہ تھے بھلا کیسے خاموش رہ سکتے تھے چنانچہ انہوں نے اپنی شعلہ نوائیاں اور اپنی جسمانی توانائیاں صرف کر دیں یہ شاہ جی کی کرامت ہے کہ اللہ حق نے شاہ جی کے اس مقصد حیات کو نہ صرف قائم رکھا بلکہ نہایت جوش و خروش سے اس کو آگے بڑھایا چنانچہ امت کے تمام فرقے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے اور انہوں نے تحفظ ختم نبوت کے نام سے ایک کمیٹی تشکیل کی جس میں جید علماء شامل ہوئے چنانچہ انہوں نے حکومت کو مسلمانوں کا متفقہ فیصلہ ماننے پر مجبور کر دیا۔ پارلیمنٹ نے متفقہ قرارداد پاس کی کہ قادیانی از روئے اسلام دین سے خارج ہیں حضرت شاہ جی کی پاکیزہ اور مبارک روح کو عالم برزخ میں قرار آ گیا ہو گا کہ تائید ایزدی سے ان کے دونوں مشن کامیاب ہو گئے ایک وہ ان کی زندگی میں اور دوسرا ان کی وفات کے بعد۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد شاہ جی نے ایک دفعہ فرمایا یہ خطہ زمین ہم نے بے پناہ قربانیوں کے بعد حاصل کیا ہے اور چار سو سال میں آج تک آزادی کے لئے اتنی بھاری قیمت ادا نہیں کی جتنی ہمیں کرنی پڑی ہے اب اس جیسی قیمت کو ہر گھڑی قیمت پر چکانے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ ختم المرسلین کے ناموس کا تحفظ شاہ جی کا سرمایہ حیات تھا شاہ جی اپنی تقریروں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ اس انداز سے فرماتے کہ سامعین عشق رسول میں غرق ہو جاتے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ دیتے ہوئے کبھی لغوی اور معنوی نام نہ یاد کرتے کہ ایسا نہ ہو کہ مرتبہ و مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کمی واقع ہو جائے بلکہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ میرے میاں نے یوں فرمایا ہے۔ شاہ جی اکثر رات عشاء کے جلسوں میں تشریف لے جاتے اور اپنے خاص انداز میں دس دس گھنٹوں سے زائد تقریر فرماتے کہ سامعین مسحور ہو کر ایسے محو ہوتے کہ ان کو اپنے تن من کا ہوش نہ رہتا آپ حضورؐ کی بعثت، منشاء

بعثت اور ضرورت بعثت پر اپنی معلومات کا دریا بہا دیتے اس لئے تو بابائے صحافت مولانا ظفر علی خان جو فن تحریر و تقریر میں اپنا ثانی نہیں رکھتے شاہ جی کے متعلق فرما گئے ہیں۔

کانوں میں گونجتے ہیں بخاری کے زمزمے
بلبل چہک رہا ہے ریاض رسولؐ میں

یہ بھی روایت ہے کہ شاہ جی اور مولانا ظفر علی خان حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے مولانا ظفر علی خان کے لئے فن تحریر میں کمال پیدا ہونے اور شاہ جی کے حق فن تقریر میں کمال ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

امیر شریعت کا لقب

ایک روز شیرانوالہ دروازہ کی مسجد میں علماء اور مشائخ کا عظیم اجتماع تھا حضرت سید انور شاہ کشمیری مسند صدارت پر رونق افروز تھے مولانا ظفر علی خان اور شاہ جی بھی موجود تھے۔ حضرت سید انور شاہ صاحبؒ نے ظفر علی خان کو تقریر کے لئے کہا۔ آپ کی تقریر کے بعد شاہ صاحب نے شاہ جی کو کہا کہ آپ بھی کچھ فرمایئے چنانچہ آپ نے ایمان کے متعلق ایسی حقیقت افروز تقریر کی کہ حضرت سید انور شاہ صاحبؒ نے تقریر کے دوران شاہ جی کو روک کر کہا کہ شاہ جی اپنا ہاتھ آگے بڑھایئے آج سے آپ امیر شریعت ہیں شاہ جی نے ہر چند انکار کیا کہ آفتاب کے سامنے ذرہ کی حقیقت کیا ہے یہاں بڑے بڑے جید علماء کرام اور مشائخ عظام موجود ہیں میں تو ان کے مقابلے میں ذرہ ہوں خود آپؒ کی ذات اعلیٰ و ارفع ہے مجھے معاف رکھئے لیکن سید صاحب نہ مانے آخر شاہ جی کو حکم کی تعمیل کرنی پڑی سب سے پہلے حضرت شاہ انور صاحبؒ نے بیعت کی آپ کے بعد تمام علمائے کرام اور مشائخ عظام اور لوگوں نے بیعت کی اور شاہ جی کو اپنا امیر شریعت تسلیم کر لیا

مجلس احرار

ہندوستان کے حریت پسند مسلمان جو بوجوہ چند کانگریس میں شامل نہیں تھے انہوں نے حضرت شاہ جی اور پنجاب کے دیگر رہنماؤں سے ملاقات کے بعد آل انڈیا مجلس احرار کی بنیاد ڈالی اور شاہ جی اس کے اولین صدر مقرر ہو گئے شاہ جی کی کرامت تھی کہ سوائے مرزائیوں کے تمام مکاتب فکر کے سرکردہ علماء اور رہنما شامل ہو گئے ان میں عظیم خطیب اور سرفروش مجاہد بھی شامل تھے مولانا مظہر علی اظہر، مولانا محمد علی جالندھری، چوہدری افضل حق، شیخ حسام الدین، صاحبزادہ فیض الحسن، آغا شورش کشمیری اور مولانا گل شیر وغیرہ شامل تھے یہ حضرات اعلیٰ پائے کے خطیب اور مقرر تھے۔ حضرت شاہ جی کو علمائے کرام اور مشائخ عظام کی پوری حمایت حاصل تھی پنجاب میں احرار کا طوطی بولتا تھا کوئی بھی سیاسی جماعت مجلس احرار سے ٹکر نہیں لے سکتی تھی احرار نے تحریک کشمیر کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ کشمیریوں کی بحالی حقوق کے لئے ڈوگرہ مہاراجہ کے خلاف جدوجہد کا آغاز کر دیا مجلس احرار نے پچاس ہزار احرار کشمیر کی طرف بھیجے ان کارکنوں سے کشمیر کے جیل بھر گئے کئی مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا۔ پنجاب کے خطاب یافتہ جاگیرداروں اور نوجوانوں نے بھی پورے پورے تعاون کا ثبوت دیا اسی طرح مہاراجہ کشمیر کو مسلمانان کشمیر کے مطالبات کے سامنے جھکنا پڑا مجلس احرار کو کامیابی و کامرانی نصیب ہوئی جونہی مجلس احرار نے انگریز حکمرانوں کے خلاف اپنا کانٹا بدلا تو خطاب یافتہ سرمایہ دار نواب اور جاگیردار اپنے آقایان ولی نعمت کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مجلس احرار کے خلاف ہو گئے شاہ جی کو بغاوت کے مقدمہ میں الجھایا۔ حکومت وقت نے اپنا سارا زور مقدمہ سازش کو کامیاب کرانے اور شاہ جی کو تختہ دار پر لٹکانے پر صرف کیا لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا ایک ہندو ہیڈ کانسٹیبل نے اپنی ملازمت بلکہ اپنی جان کی بازی لگا کر جج صاحب کے سامنے تمام الزامات کی تردید کی اور عدالت میں شاہ جی کی تقریر کی صحیح رپورٹنگ پیش کی۔ جج کی آنکھیں کھل گئیں اس نے شاہ جی کو باعزت طور پر تمام الزامات سے بری قرار دے دیا اسی طرح سر سکندر حیات اور دیگر سیاسی رہنماؤں کی تمام کوششیں رائیگاں ثابت ہوئیں شاہ جی پر کئی ایک بار قاتلانہ حملے بھی کرائے گئے لیکن ہر بار مخالفین کی کوشش ناکام ثابت ہوئی شاہ جی شیر کی طرح ملک میں دندناتے پھرتے اور اپنی تقریروں سے عوام کو بیداری کا پیغام دیتے۔ جس سے انگریز پرست خیالات ذہن رکھنے والے اکابرین کی راتوں کی نیند حرام ہو جاتی لیکن شاہ جی ہیں کہ کسی قسم کی ناپاک سازش ان کو مرعوب نہ کر سکی ان کا پختہ یقین تھا کہ موت و حیات اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے اس پر کسی شخص کو اختیار حاصل نہیں موت کا ایک وقت متعین ہے جو کسی صورت میں ٹل نہیں سکتا۔

شاہ جی کی پاکستان سے محبت

جب قائد ملت لیاقت علی خان نے قوم کو بتایا کہ ہندوستان کی حکومت نے اپنی فوجیں پاکستان کی سرحدوں پر جمع کر دی ہیں تو قوم میں ایک نیا جذبہ پیدا ہو گیا وہ زخمی درندے کی طرح ہندوستان سے انتقام لینے پر تل گئی مسلمانان لاہور کا ایک عظیم الشان جلسہ موچی دروازے کے باہر باغ میں منعقد ہوا۔ عوام کا بے پناہ ہجوم تھا۔ شاہ جی بھی موجود تھے اکابرین ملت کی طرف سے ان کو خطاب کی پیشکش کی گئی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے شاہ جی نے فرمایا کہ مجلس احرار اپنے پچاس ہزار سرفروش مجاہد پیش کرنے کے لئے تیار ہے شاہ جی کے اس اعلان پر جلسہ گاہ تکبیر کے کوہ شکن نعروں سے گونج اٹھی

شاہ جی کی سیرت

شاہ جی کی سیرت کا نمایاں پہلو یہ ہے کہ وہ ایک شعلہ نوا خطیب عالم باعمل تھے وہ صاحب کرامت بزرگ تھے ان کی زندگی نہایت ہی سادہ اور درویشانہ تھی وہ اپنے کارکنوں سے بے حد شفقت اور محبت سے پیش آتے تھے ان کو قبولیت عامہ حاصل تھی لوگ ان کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کرتے تھے اور ان پر اپنی جانیں نچھاور کرنے کے لئے تیار رہتے تھے لیکن اتنی ہر دلعزیزی کے باوجود ان میں تفاخر اور بڑائی کا شائبہ تک نہ تھا عجز و انکساری ان کی طبیعت کا خاصہ تھی لیکن آپ انتہائی خوددار شخص تھے شاہ جی کی زیر قیادت مجلس احرار نے سینکڑوں جادو بیان مقرر اور شعلہ نوا خطیب پیدا کئے اور مجلس کے پاس ہزاروں بے لوث بے غرض جری اور دلیر کارکنوں کی پوری کھیپ تھی اس بارے میں کوئی بھی جماعت ان کی مثال پیش نہیں کر سکتی شاہ جی بے حد رقیق القلب واقع ہوئے تھے وہ مساوات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندہ مثال تھے۔ ایک روایت میں بتایا گیا ہے کہ ایک خاکروب صفائی کیا کرتا تھا ایک روز کھانا کھانے کے وقت وہ بھی موجود تھا شاہ جی کے سامنے کھانا چنا گیا تو آپ نے خاکروب سے کہا کہ ہاتھ دھو کر میرے ساتھ کھانے میں شریک ہو جاؤ وہ سٹپٹایا اور گھبرایا اس کے تصور میں یہ بات گھر کر چکی تھی کہ ہم اچھوت ہیں ہم حیوانوں سے زیادہ بدتر ہیں کوئی شخص ہمارے بدن اور کپڑوں کو نہیں چھو سکتا کیونکہ اس کے ہاتھ ناپاک

باقی صفحہ ۲۹ پر

یوم آزادی منانیوالو بتاؤ!

کیا ہم نے آزادی کا اصل مقصد حاصل کرلیا ہے؟

از: شیخ عمر فاروق، لاہور

وعن ابی محمد فضالۃ بن عبید الانصاری رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول طوبیٰ لمن ھدی للاسلام وکان عیشہ کفافا وقنع

(رواہ الترمذی ۔ ریاض الصالحین باب فضل الجوع وخشونۃ العیش)

"ابو محمد فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خوش نصیب ہے وہ جسے اسلام کی توفیق ملی۔ بقدر ضرورت زندگی کا سامان حاصل ہے اور وہ مطمئن ہے۔"

کسی انسان کی سب سے بڑی خوش نصیبی اس کا مسلمان ہونا اور نعمت اسلام سے بہرہ ور ہونا ہے کہ اسی نعمت کے ساتھ دنیا و آخرت کی کامیابیاں وابستہ ہیں۔ اسی کے ذریعے وہ حقوق العباد کو پہچانتا ہے ـــ حق و باطل، خیر و شر، حلال و حرام، نیکی اور بدی میں تمیز پیدا ہوتی ہے اور پھر راہ صداقت پر چل کر کامیابی کی منزل پر پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر ان گنت انعامات ہیں سب سے بڑا انعام ہے ارشاد ہوتا ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

(المائدہ، آیت ۳)

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا۔ اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین (طریق حیات) پسند کیا۔"

قرآن حکیم میں اتمام نعمت کا لفظ صرف دین اسلام کے لئے استعمال ہوا ہے حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں۔

ھذا اکبر نعم اللہ تعالیٰ علی ھذہ الامۃ حیث اکمل تعالیٰ لھم دینھم فلا یحتاجون الی دین غیرہ ولا الی نبی غیر نبیھم صلوات اللہ وسلامہ علیہ ولھذا جعلہ اللہ تعالیٰ خاتم الانبیاء وبعثہ الی الانس والجن فلا حلال الا ما احلہ ولا حرام الا ما حرمہ، ولا دین الا ما شرعہ وکل شیء اخبر بہ فھو حق وصدق لا کذب فیہ ولا خلف (مختصر تفسیر ابن کثیر جلد ا۔ تحقیق محمد علی صابونی)

"اللہ تعالیٰ کا اس امت پر سب سے بڑا انعام ہے کہ اس نے ان کے لئے ان کا دین (طریق حیات) مکمل فرمایا اس کے علاوہ انہیں کسی اور دین کی ضرورت نہیں اور نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور نبی کی۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء بنا کر بھیجا اور آپ کی نبوت انسانوں اور جنوں دونوں کے لئے ہے پس حلال و حرام کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو ہے دین وہی ہے جسے اس نے مقرر کر دیا اور جو کچھ اس نے اپنے دین کے ذریعہ بتلا دیا وہ یقیناً حق ہے اس میں کوئی جھوٹ اور بے کار بات نہیں ہے۔"

نعمت اسلام کے بعد بقدر ضرورت سامان زیست میسر آنا کہ جس سے جسم و روح کا رشتہ برقرار رہ سکے بہت بڑا انعام ہے انسان اگر حق حلال کے تھوڑے سے رزق پر قانع ہو جائے سر چھپانے کے لئے اسے معمولی سا مکان مل جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لا کر اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کو اپنائے تو دنیا و آخرت کی بھلائیاں اس کے حصہ میں آ جاتی ہیں اس کے برعکس اگر وہ خوش حالی اور وافر سامان پانے کے بعد بھی خواہشات نفسانی کا شکار ہو جائے اور اسلامی تعلیمات کو فراموش کر دے تو اس سے زیادہ خسارہ اور نقصان میں کوئی شخص نہیں ہے۔

آج سے کوئی تینتالیس برس قبل جب ہمیں بھی آزادی ملی اس کے لئے بے شمار جانی و مالی قربانیاں دی گئیں مشکلات کے پہاڑ عبور کئے آگ اور خون کے دریاؤں سے گزرے۔ ماؤں اور بہنوں کی عزتیں لٹیں۔ بچوں کو نیزوں کی انیوں پر نذر ہوتے دیکھا جانبازوں کو جام شہادت نوش کرتے پایا۔ مکانات اور اسباب کو چھوڑا اللہ تعالیٰ نے ہماری کوششوں کو بار آور کیا اور انگریز کی غلامی سے نجات دلا کر آزادی سے سرفراز کیا اور پاکستان کی آزاد سرزمین میں ہم سانس لینے کے قابل ہوئے۔

اس قدر عظیم قربانیاں کیوں دی گئیں اس لئے کہ ہم ایک ایسے خطہ زمین کے آرزو مند تھے جہاں خلافت راشدہ کی یاد پھر واپس لا سکیں اسلامی

(باقی ص ۲۴ پر)

نعت

بحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

تصحیح کے بعد دوبارہ شائع کی جا رہی ہے۔

ارشد محمود ناشاد ـــ اٹک

مدینے کے آقا تیری شان عالی
حبیب خدا ذات تیری مثالی

سبھی کی کریں حاجتیں آپ پوری
غریبوں فقیروں کے ہیں آپ والی

تمنا یہی ہے یہی آرزو ہے
رہے سامنے تیرے روضے کی جالی

ضرورت نہیں ان کو دنیائے دوں کی
جو بن جائیں آقا کے در کے سوالی

یہ ناشاد سب فیض نعت نبی ہے
مری بھر گئی ساری جھولی تھی خالی

روحانی ترقی میں نماز کے اثرات

حافظ محمد سلیمان ۔ فیصل آباد

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ مبارک میں تشریف فرما ہوتے باتیں ہو رہی ہوتیں۔ لیکن جب نماز کا وقت آ جاتا آپ اذان سنتے تو یک بیک کیفیت مبارکہ یہ ہو جاتی گویا ہمارے ساتھ بلکہ کسی کے ساتھ بھی کوئی جان پہچان ہی نہیں ہے یہ بھی روایت ہے کہ جب بھی کوئی مشکل در پیش ہوتی آپ پہلا کام یہ کرتے کہ نماز ادا فرماتے نماز کو آپ نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا اور نماز ہی آپ کے لئے راحت جان تھی۔ مسجد نبوی کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد ہوتا ارحنا یا بلال (یا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کے لئے اذان دے کر ہمیں راحت دو) یہ تو آپ کے احوال عالیہ کا ذکر ہے کہ کیف حضوری کا ذریعہ حل مشکلات کا وسیلہ، آنکھوں کی ٹھنڈک اور راحت جان ذات مبارک کے لئے ہے عام مومنوں کے لئے بھی ارشاد ہوا کہ نماز بندے اور اس کے رب کے درمیان سرگوشی ہے قرآن میں نماز کو فلاح اور بعض کے نزدیک بہترین عمل قرار دیا گیا ہے یہ بھی فرمایا کہ بندہ خدا سے سب سے زیادہ قریب وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ میں اپنا سر نیاز خم کر رہا ہوتا ہے حدیث ہے کہ ارشاد ہوا۔

الصلوٰۃ معراج المومنین یعنی نماز مومن کے لئے معراج کا درجہ رکھتی ہے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے

ے کیسے ہے ہر کوئی اللہ میرا
طلب نسبت ہے بندے میں خدا میں

بندے اور خدا میں نسبت کا حال واقعی عجب ہے وہ سب سے قدیمی عہد والی، اور سب سے پائیدار ابد تک قائم رہنے والی اور اعلیٰ نسبت یہ نسبت ربوبیت اور عبودیت کی تو ہے ہی اس کے ساتھ ساتھ یہ نسبت یگانگت کی اور قربت کی بھی ہے قرآن کہتا ہے

"واذا سألک عبادی عنی فانی قریب (۲: ۱۸۶)

ترجمہ "جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو کہہ دیجئے کہ میں قریب ہوں" سوال ہوا کہ کتنا قریب؟ اس کا جواب یوں دیا گیا نحن اقرب الیہ من حبل الورید (۵۰: ۱۶) ترجمہ ہم انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں انسان جتنا زیادہ خدا رسیدہ ہوتا ہے اتنا ہی اس کی قربت کو معیت کو، حضوری میں ہونے کو محسوس کرتا ہے وہ ہر وقت خدا کو اپنے ساتھ محسوس کرتا ہے غار ثور میں سفر ہجرت کے موقع پر آپ نے صدیق اکبر سے فرمایا تھا۔ لا تحزن ان اللہ معنا (۹: ۴۰) ترجمہ "فکر نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے" جیسے بچہ ہر وقت ماں کی نگاہوں میں ہوتا ہے اور وہ اس کا ہر طرح سے خیال رکھتی ہے اور تحفظ کرتی ہے اس سے بے حد حساب زیادہ خیال خدا اپنے بندوں کا رکھتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا گیا۔ فاصبر لحکم ربک فانک باعیننا (۵۲: ۴۸) ترجمہ اپنے رب کے حکم کے لئے صبر کیجئے آپ تو ہر وقت ہماری نظروں میں ہیں مولانا عبدالماجد دریابادی اپنی کتاب قرآن اور تعمیر سیرت میں قرآنی علاج خوف کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں "بعض عارفین کا ذکر ہے کہ یہ آیت عملی زندگی میں خوف و دہشت کے وقت اس پر نظر ڈالتے حضوری معیت کا ادراک کرتے اور محض اس ادراک سے کہ حق تعالیٰ ہمارا اس مصیبت کو جانتے ہیں دیکھ رہے ہیں بچ گئے

قرب خداوندی کا احساس

اعلیٰ ترین روحانی مقام پر فائز ہستیوں میں قرب خداوندی کا احساس بعض دفعہ اتنا شدید ہو جاتا ہے کہ ما سوی اللہ (یعنی سب کچھ) کا احساس دب کر رہ جاتا ہے مشہور واقعہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسی ہی کیفیت مبارکہ میں تھے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاضر خدمت ہوئیں۔ فرمایا "کون ہو؟" عرض کیا "عائشہ" ارشاد ہوا "کون عائشہ؟" گزارش کی "ابوبکر کی بیٹی عائشہ" اس پر سوال فرمایا "کون ابوبکر؟" ادب سے جواب دیا "ابو قحافہ کے بیٹے ابوبکر" دوبارہ سوال فرمایا "کون ابو قحافہ؟" تب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر دہشت اور خوف کا غلبہ ہوا بعد میں آپ نے فرمایا لی مع اللہ وقت ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کے قرب میں میرا کبھی وقت (یوں بھی) ہوتا ہے"

قرب الٰہی یہ تو اعلیٰ ترین درجہ ہے

بہر حال انسان کی تخلیق اسی لئے ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یوم الست کو کئے گئے عہد کا ایفا کرے اور خدا کے ساتھ عبدیت کا رشتہ استوار کرے۔

جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (۵۱: ۵۶) ترجمہ "میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی بندگی کے لئے پیدا فرمایا ہے"

افسوس کہ ہم عارضی فانی اشیاء کے جھمیلوں میں اتنا کھو جاتے ہیں، زندگی کی بھیڑ میں اتنا گم ہو جاتے ہیں کہ خدا کی یاد سے غافل ہو جاتے ہیں ہماری حالت اس بچے کی سی ہو جاتی ہے جو میلے کی گہما گہمی رونق اور تماشوں میں اتنا کھو جاتا ہے کہ باپ کی انگلی چھوڑ دے اور پھر اسے اپنے گھر کا راستہ یاد نہ آئے اور وہ پریشان حال اور شکستہ خاطر پھرے خدا کی یاد سے ہی اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے ارشاد خداوندی ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (۱۳: ۲۸) ترجمہ "دل تو اللہ کی یاد ہی سے اطمینان پاتے ہیں" جو آدمی خدا کو بھلا بیٹھے غفلت میں مبتلا ہو جائے اس کے متعلق ارشاد ہوا۔ ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا (۲۰: ۱۲۴) ترجمہ "جو میری یاد سے منہ پھیرے اس کے نصیب میں آشفتہ حال زندگی ہوتی ہے اور ایسی زندگی کس کام کی؟ بقول شاعر

ے زندگی دل کا سکون چاہتی ہے رونق شہر سبا کیا دیکھیں

اور دل کا سکون تو اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب اس میں صرف اور صرف خدا کی یاد ہو کسی عارف نے کیا خوب کہا ہے "خوب من کر دل کو چین اور اطمینان صرف اللہ تعالیٰ کی یاد سے میسر آتا ہے قلب ایک شاہی محل ہے جس میں صرف شہنشاہ حقیقی سکونت رکھ سکتا ہے دل گدائے شیخ نہیں کہ جس کو چاہو ٹھہرا دو۔ اگر ٹھہراؤ گے تو اس کے نزدیک ظالم اور گستاخ سمجھے جاؤ گے۔

غفلت سے اجتناب

بندہ کے طور پر ہماری سب سے پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ ہم غفلت سے بچیں خدا کو یاد رکھیں اسے یاد کریں ذکر کے یہ دونوں معانی ہیں، اور سب کچھ بھول جائیں مگر خدا کو کبھی نہ بھولیں حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔

ے بلھے نوں تینوں رب نہ بھلے دعا فقیراں ایہہ
رب نہ بھلے ہور سب کجھ بھلے رب نہ بھلن جیہ

(میری پیاری جان! فقیروں کی دعا تو یہی ہے کہ تجھے رب نہ بھولے اور سب کچھ بھول جائے لیکن خدا نہ بھولے کیونکہ خدا بھولنے کی چیز نہیں۔

حضرت خواجہ فرید رحمۃ اللہ علیہ نے غفلت سے بچنے کی تنبیہ یوں فرمائی۔

ے خاموش فرید اسرار کنوں چپ رہ جو کہ گفتار کنوں
پر غافل نہ تھی دیدار کنوں۔ ایہو لازمی فرمان آیا۔

ذریعہ مجید کی باتیں بیان کرتے سے باز نہ رہو اور بیہودہ گفتار کرنے سے گریزاں رہو۔ لیکن ہر حال میں اللہ سے غافل نہ رہو بے شک عکر اسی بات کو دہرایا ہے حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کے ورد زبان اکثر یہ شعر رہتا

ہر کہ غافل از حق یک زمان است

دراں دم کافر است اما نہان است

جو شخص ایک لمحے کے لئے بھی خدا سے غافل ہو جاتا ہے وہ اس وقت نافرمانی کا ارتکاب کر رہا ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ نافرمانی بظاہر نظر نہیں آتی

نماز گناہوں سے روکتی ہے۔

اس غفلت و بے عملی سے بچنے کا ذریعہ نماز قائم کرنا ہے۔ نماز پڑھنے سے طبیعت نیکی کے لیے آمادہ اور گناہوں سے متنفر ہو جاتی ہے۔ اللہ دل میں پیدا ہوتا ہے اور ذکر الٰہی کی توفیق بھی نصیب ہوتی ہے۔

واقم الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ تنھٰی

عن الفحشاء والمنکر (العنکبوت)

"اور قائم رکھ نماز، بے شک نماز بے حیائی

اور بُری بات سے روکتی ہے"

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام وعلی نبینا جب میدان طویٰ میں گئے اور آپ کو اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کی سعادت نصیب ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

انی انا اللہ لا الٰہ الا انا فاعبدنی

واقم الصلوٰۃ لذکری ہ (طٰہٰ۔ آیت ۱۴)

"میں جو ہوں اللہ ہوں۔ کسی کی بندگی نہیں سوا میرے، سو میری عبادت کر اور نماز قائم رکھ مجھے یاد رکھنے کیلئے"

اس آیت کی تفسیر میں شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:۔

"اس میں خالص توحید اور ہر قسم کی بدنی و مالی عبادت کا حکم دیا گیا ہے۔ نماز چونکہ اہم العبادات تھی۔ اس کا ذکر خصوصیات کے ساتھ کیا گیا اور اس پر بھی متنبہ فرما دیا گیا کہ نماز سے مقصود اعظم اللہ تعالیٰ کی یادگاری ہے۔ گویا نماز سے غافل ہونا خدا کی یاد سے غافل ہونا ہے۔

اسی طرح قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین ہ میں نماز کا سب سے پہلے خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا گیا۔ نماز دین کا ستون اور اللہ تعالیٰ کا اپنے پیغمبر کے ہاتھ بھیجا ہوا تحفہ ہے۔ اس کی قدر و منزلت نہ پہچاننا اور نماز سے غافل رہنا خدا اور رسول کو ناراض کرنا ہے۔ قیامت کے روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس سے ہی آب کوثر ملے گا اور قیامت کے روز سب سے پہلا سوال نماز کے متعلق ہوگا۔ اسی دن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شرمندگی اٹھانے سے بچنے کے لیے ہمیں اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی چاہیئے۔

تذکرۃ الصحابیات

حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نام ونسب: تماضر نام، خنساء لقب، قبیلہ قیس کے خاندان سلیم سے تھیں۔ سلسلہ نسب یہ ہے خنساء بنت عمرو بن الشرید بن رباح بن یقظہ بن عصیہ بن خفاف بن امراء القیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن عیلان بن مضر، نجد کی رہنے والی تھیں۔

نکاح: پہلا نکاح قبیلہ سلیم کے ایک شخص رواحہ بن عبد العزیٰ سے ہوا۔ اس کے انتقال کے بعد مرداس بن ابو عامر کے عقد نکاح میں آئیں [1]

اسلام: جس کا زمانہ تھا کہ مکہ کے افق سے ماہتاب رسالت طلوع ہوا۔ حضرت خنساء رض کو خبر ہوئی تو اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ مدینہ میں آئیں اور شرف باسلام ہوئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک ان کے اشعار سنتے اور تعجب کرتے رہے۔ یہ ہجرت کے بعد کا واقعہ ہے۔

عام حالات: حضرت عمر رض کے زمانہ خلافت میں جب قادسیہ (عراق) میں جنگ ہوئی تو حضرت خنساء رض اپنے چاروں بیٹوں کو لے کر میدان میں آئیں اور ان کو مخاطب کر کے نصیحت کی میرے پیارے بیٹو! تم نے اسلام اور ہجرت اپنی مرضی سے اختیار کی ہے ورنہ تم اپنے ملک کو بھاری نہ تھے اور نہ تمہارے یہاں قحط پڑا تھا باوجود اس کے تم اپنی بوڑھی ماں کو یہاں لائے اور فارس کے آگے ڈال دیا۔ خدا کی قسم! تم ایک ماں اور باپ کی اولاد ہو جیسے نہ تمہارے باپ سے خیانت کی اور نہ تمہارے ماموں کو رسوا کیا تم جانتے ہو کہ دنیا فانی ہے اور کفار سے جہاد کرنے میں بڑا ثواب ہے۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے یا ایھا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا۔ اس بنا پر صبح اٹھ کر لڑنے کی تیاری کرو اور آخری وقت تک لڑو۔ چنانچہ بیٹوں نے ایک ساتھ باگیں اٹھائیں اور نہایت جوش میں رجز پڑھتے ہوئے بڑھے اور شہید ہوئے۔ حضرت خنساء رض کو خبر ہوئی تو خدا کا شکر ادا کیا۔

حضرت عمر رض ان کے لڑکوں کو ۲۰۰ درہم سالانہ وظیفہ عطا کرتے تھے ان کی شہادت کے بعد یہ رقم حضرت خنساء رض کو ملتی رہی [2]

وفات: اس واقعہ کے دس برس کے بعد حضرت خنساء رض نے وفات پائی سال وفات ۲۴ھ ہے

اولاد: چار لڑکے تھے جو قادسیہ میں شہید ہوئے ان کے نام یہ ہیں، عبداللہ، ابو شجرہ (پہلے شوہر سے تھے) ازید، معاویہ (دوسرے شوہر سے)

فضل وکمال: اتنا سخن میں سے مرثیہ میں حضرت خنساء رض اپنا جواب نہیں رکھتی تھیں صاحب اسد الغابہ لکھتے ہیں [3]

اجمع اھل العلم بالشعر انہ

لم تکن امرأۃ قبلھا ولا بعدھا

اشعر منھا

یعنی ناقدان سخن کا فیصلہ ہے کہ خنساء رض کے برابر کوئی عورت شاعر نہیں پیدا ہوئی

لیلیٰ اخیلیہ کو شعراء نے تمام شاعر عورتوں کا سرتاج تسلیم کیا ہے تاہم اس میں بھی حضرت خنساء رض مستثنیٰ رکھی گئی ہیں [3]۔ بازار عکاظ میں جو شعرائے عرب کا سب سے بڑا مرکز تھا حضرت خنساء کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ ان کے خیمے

باقی صفحہ ۲۶ پر

بزم ختم نبوت

اسلام کی برکت

از: محمد یوسف آئی، نواں جنڈانوالہ

شہزادے نے اسلام قبول کرنے کے بعد آگ سے سرخ کی ہوئی سلاخ کو سینے سے لگالیا۔

یہ واقعہ دیکھ کر چھ سو ہندو مسلمان ہو گئے

تاریخ ملتان کے حوالے سے یہ واقعہ ایک بزرگ عالم سے سنا تھا جو بہ نیت تحفظ ختم نبوت کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ ملتان پر ایک بت پرست راجہ حکمرانی کرتا تھا اسلام کی صداقت و شرافت سے متاثر ہو کر اس کے جوان ولی عہد لڑکے نے کلمہ طیبہ پڑھ کر دامن اسلام تھام لیا راجہ صاحب کو خبر ہوئی لڑکے کو خوب سمجھایا دھمکایا مگر بے سود ثابت ہوا آخر پنڈتوں کو اکٹھا کر کے پوچھا کہ اس مسئلے کا حل تلاش کرو پنڈتوں نے کہا کہ بادشاہ سلامت شہزادے کو ہمارے سامنے بھیج دیں ہم اسے سمجھا دیں گے بادشاہ نے نو مسلم ولی عہد شہزادے کو پنڈتوں کی تحویل میں دے دیا آخر بہت سے پنڈت اکٹھے ہوئے مندر میں لے جا کر خوب بھجن گائے پڑھ پڑھ کر منتر پھونکے لیکن محبوب خدا حضرت محمد ﷺ کے انس نے جس دل کو اپنا گرویدہ بنا رکھا ہو اور جو ان کے نام سے پیار رکھتے ہوں اس دل پر پنڈتوں کے منتر کیا اثر کر سکتے تھے ناکامی کے بعد پنڈت واپس دربار میں پہنچے اور کہا کہ شہزادہ کسی بھی صورت دامن اسلام چھوڑنے کو تیار نہیں۔ ہاں ایک حربہ ابھی باقی ہے کہ شہزادے کو کسی طرح ختم کر دیا جائے تو آپ کی عزت و دھرم بچ سکتے ہیں بادشاہ خوف زدہ ہو کر کہتا ہے لیکن پنڈت جی دنیا مجھے بیٹے کا قاتل کہہ کر پکارے گی پنڈت کی عیاری عروج پر پہنچ کر کہتی ہے ہم ایسا بندوبست کر سکتے ہیں کہ سانپ بھی مر جائے گا اور لاٹھی بھی بچ جائے گی۔ بس جس طرح ہم کہیں آپ کرنے کا حکم صادر فرمائیں ہمارا اسلوب یہ ہے کہ ایک فٹ لوہے کا ٹکڑا آگ میں خوب لال انگارہ بنا کر شہزادے کو سینے پر رکھنے کے لئے مجبور کیا جائے پہلے تو وہ انگارہ نما لوہا سینے سے لگانے سے ڈر جائے گا۔ اور اسلام کا دامن چھوڑ دے گا ورنہ جل کر مر جائے گا بادشاہ نے تجویز مان لی چنانچہ شہزادے کو دربار میں طلب کیا گیا۔ نو مسلم شہزادے کا تماشا دیکھنے بت پرست لوگ ہجوم در ہجوم آنے لگے۔

ایک بالشت لمبا چوڑا وزنی لوہے کا ٹکڑا بھٹی میں تپایا گیا شہزادے کو نمایاں جگہ پر کھڑا کر کے کہا اگر تیرا دین اسلام سچا ہے تو اس گرم لوہے کو مضبوطی سے اپنے سینے سے لگا کر کھڑا ہو جا نو مسلم شہزادے نے کہا گرم لوہے کو لے آؤ میرا مذہب اسلام برحق ہے خوشی سے سنبھال کر جب سرخ انگارہ نما لوہے کا ٹکڑا لایا جا رہا تھا تو شہزادہ کچھ گھبرایا موت سے نہیں بلکہ یہ سوچ کر کہ اگر میں اس لوہے سے جل کر مر گیا تو یہ لوگ مذہب اسلام کا مذاق اڑایا کریں گے یہ سوچ ہی رہا تھا کہ وہ آگ نما لوہے کا ٹکڑا شہزادہ صاحب کے بالکل قریب آ گیا شہزادے نے بغور اس پر نظر دوڑائی تو اس آگ میں تپے لوہے پر چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑے چلتے پھرتے نظر آئے شہزادہ یہ قدرت خداوندی دیکھ کر مسکرایا اور دل میں یہ کہہ کر کہ جو خدا ان نازک چھوٹے چھوٹے کیڑوں کو اس آگ پر چلتے بچا سکتا ہے تو مجھے بھی ضرور بچائے گا یہ کہہ کر آگ نما لوہے کا ٹکڑا سینے سے لگایا لوگ دیکھ دیکھ کر حیران ہو رہے تھے کہ شہزادہ نہایت پر سکون پر تبسم کھڑا ہے تو دربار میں سے اللہ اکبر بت پرست مسلمان ہونے لگے اور تھوڑی دیر میں چھ سو کافروں نے کلمہ پڑھ لیا بادشاہ نے اس خوف سے کہ کہیں تمام لوگ ہی بت پرستی چھوڑ کر مسلمان نہ ہو جائیں۔ دربار برخواست کر دیا۔

اچھی تربیت اور اس کا اثر

ت۔ م۔ شرقی

رات تاریک تھی اور مدینہ منورہ کی گلیاں سنسان۔ لوگ اپنے اپنے گھروں میں آرام کی نیند سو رہے تھے بعض ابھی سونے کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ صبح کے کاموں کو ابھی سے نمٹا رہے تھے سب مطمئن خوش و خرم کہ عالمین کا رب ان کا نگہبان ہے اور امیر وقت ان کی خبرگیری کے لئے جو گشت پر ہیں دور..... ایک گھر میں اب تک روشنی ہو رہی تھی..... امیر المؤمنین ؓ قریب سے وہاں پہنچے۔ اندر سے باتیں کرنے کی آواز آ رہی تھی، ایک نسوانی آواز نے ہلکے سے پکار کر کہا

"بیٹی۔ دودھ میں تھوڑا سا پانی ملا دے۔" دوسری آواز نے جواب دیا۔

"ماں..... امیر المؤمنین ؓ نے ہمیں ایسا کرنے سے منع کیا ہے"

پہلی آواز نے اصرار کیا "بیٹی اب یہاں امیر المؤمنین ہمیں تھوڑی دیکھ رہے ہیں۔"

جواب ملا۔ "ماں امیر المؤمنین ؓ تو نہیں دیکھ رہے لیکن امیر المؤمنین کا رب تو ہمیں دیکھ رہا ہے۔"

[illegible]

قصہ گوئی لفاظی کا نمونہ۔ یہ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت کا مستند واقعہ ہے جب گھروں میں تعلیم و تربیت کا اہتمام تھا اور گھروں سے باہر تبلیغ و ترغیب کا ماحول تھا جب والدین گھر میں اصلاح کی فکر کرتے تھے اور باہر دوست احباب بگاڑ سے بچانے کی بھرپور کوششوں میں مصروف رہتے تھے تب کہیں ماں کا بہکانا بھی بیٹی کو گناہ پہ آمادہ نہ کر سکتا تھا۔ آج گھر شیطان کا اڈا اور باہر شیطان کا پھندا ہے اس لئے محض چند افراد، اشتراکی ٹولہ ہوں یا دولت پرست یہودی، عیار نصرانی ہوں یا سازشی ہندو، اسلام کے کھلے دشمن ہوں یا منافق مسلمان، پوری قوم کو گمراہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ گزشتہ دنوں بے حیائی کے فروغ کے لئے بھارتی فلمی اداکاروں کے ایک پروگرام موسیقی اسٹار زنائٹ کا کارٹے چلنے پر اہتمام کیا جا رہا تھا لیکن الحمد للہ قوم کی بیک وقت اور بروقت منتظمین کے خلاف کارروائی، جلسے جلوس، احتجاج، بیانات، وال چاکنگ نے ان کو پروگرام کے التوا پر مجبور کر دیا۔ یہ ہماری بھی شدید خواہش تھی جو پوری ہو گئی۔

لیکن دردمند دل اب بھی متوجہ رہتے ہیں۔ فکرمند ہیں کہ بھارتی فلمی اداکاروں کا ایک شو رکوا دیا گیا ہے لیکن پردہ سکرین پر ہم روز اپنے گھر میں یہی کچھ ثقافتی پروگرام کے نام پر ہو رہا ہے اور نہ جانے کتنی لیجیے کہ ہر رات سٹار اسٹار نائٹ شو مختلف ناموں سے ٹیلیوژن اور وی سی آر پر ہم اپنے گھر والوں کے ہمراہ دیکھتے ہیں۔

کل تربیت یافتہ بیٹی ماں کے بہکانے کے باوجود ملاوٹ کے لئے تیار نہیں تھی۔ آج کے ماں باپ بیٹیوں کے ساتھ بیٹھ کر بے حیائی کے مناظر سے لطف اندوز ہو رہے ہیں لیکن سٹار اسٹار نائٹ کے خلاف جہاد کرنے والے غالباً اگلے شو تک کے لئے اپنی فرصت کے مطابق نمبر بنا چکے!!!

منا کی بسم اللہ

از: ڈاکٹر ہارون الرشید صدیقی

نام تو عبداللہ ہے لیکن سب لوگ اس کو منا کہتے ہیں۔ اس کے دوست کا نام عقیل ہے دونوں چار چار سال کے ہیں دونوں میں بڑی گہری دوستی ہے ایک دوسرے کے یار غار ہیں آج منا کے یہاں بڑی دھوم دھام ہے بڑا اچھا کھانا پکا ہے بہت سے لوگوں کی دعوت ہے۔ عقیل کی بھی دعوت ہے عقیل کی امی کی بھی دعوت ہے آج منا کی بسم اللہ ہے منا کو خوب سجایا گیا ہے۔ پھولوں کا گجرا پہنایا گیا ہے منا نے ایک گجرا عقیل کو بھی دلایا ہے۔ ایک مولانا صاحب آئے منا کو ایک کتاب کے ساتھ لایا گیا مولانا صاحب نے کہا کہ: کہو بیٹے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، منا نے کہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پھر مولانا صاحب نے منا سے رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر کہلوایا پھر منا کو ا ب ت ث پڑھایا۔ دعا ہوئی مٹھائی تقسیم ہوئی دعوت کھائی گئی کر لوگ رخصت ہو گئے عقیل جب اپنے گھر آئے اور امی سے یوں باتیں کیں

عقیل: امی میری بھی بسم اللہ کروا دیجئے

امی: بیٹے تمہاری بھی بسم اللہ تو کب کی ہو گئی

عقیل: کب ہوئی امی مجھے تو نہیں معلوم، مولانا صاحب کب آئے، مٹھائی کب تقسیم ہوئی؟ اور دعوت کب ہوئی؟

امی: بیٹے منا نے تو آج "ا ب ت" شروع کی ہے اور ماشاء اللہ تمہارا تو قاعدہ ختم ہونے کو ہے تم کو یاد نہیں جب تمہارے ابو جمعہ کی نماز پڑھ کر آئے تھے پھر تم کو پیار سے گود میں لے لیا تھا تمہارے لئے ایک خوبصورت سا قاعدہ لائے تھے پھر میں نے تم سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہلوایا، پھر "ا ب ت" کہلوایا پھر میں نے اور تمہارے ابو نے تمہارے لئے دعا کی تھی تمہارے ابو رونے لگے تھے، تم نے پوچھا تھا کہ ابو کیوں روتے ہیں؟ پھر ابو نے تم کو مٹھائی کھلائی تھی۔

عقیل: ہاں ہاں، امی مجھے یاد آیا، مگر پھر مولانا صاحب کو کیوں نہیں بلایا تھا؟ اور دعوت تو ہوئی نہیں تھی

امی: ہاں بیٹے مولانا صاحب کو نہیں بلایا تھا مولانا صاحب کو بلانا کوئی ضروری نہ تھا۔ رہی دعوت تو دعوت بھی کی ہی ضرور تھی لیکن تمہارے ابو کئی غریب لڑکوں کے گھر کھانا بھجوا آئے تھے

عقیل: اچھا تو مجھے تو معلوم ہی نہیں ... اور ... منا کو معلوم ہوا کیا منا کو بھی ابو کی یاد دلا دی تھی۔

امی: نہیں بیٹے تمہارے ابو نے اس روز منا کے گھر کھانا نہیں پہنچایا تھا منا کے گھر تو ہر چیز خوب افراط سے ملتی ہے وہ تو غریب بچوں کے گھر کھانا لے گئے تھے

عقیل: ہمارے ابو بہت اچھے ہیں وہ غریب بچوں کو کھانا کھلاتے ہیں تو میری بسم اللہ ہو گئی ہے

ماں: ہاں بیٹے تمہاری بسم اللہ ہو چکی ہے اور ماشاء اللہ تم تو ہر کام بسم اللہ سے کرتے ہو۔ کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھتے ہو، پانی پیتے وقت بسم اللہ کہتے ہو، سبق پڑھتے وقت بسم اللہ کہتے ہو، چارپائی پر لیٹتے وقت بسم اللہ کہتے ہو، کہتے ہو کہ نہیں؟

عقیل: ہاں امی آپ نے مجھے بتایا تھا کہ میں ہر کام اللہ کا نام لے کر کیا کروں یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر کیا کروں میں ہر کام بسم اللہ پڑھ کے کرتا ہوں آپ بڑی اچھی امی ہیں آپ نے مجھے اللہ کا نام لینا سکھایا میں منا سے کہوں گا کہ وہ بھی ہر کام سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیا کرے۔

ماں: شاباش میرے بیٹے شاباش، ماشاء اللہ تم بھی تو بہت اچھے بیٹے ہو اچھا پھر تو ابو نے جو نظم سکھائی تھی وہ سنا تو دو۔

عقیل: لیجئے سنیے

بسم اللہ بھئی بسم اللہ | پڑھو دوستو بسم اللہ
کھانے سے پہلے بسم اللہ | پینے سے پہلے بسم اللہ
سبق پڑھو جب امی سے | پہلے پڑھ لو بسم اللہ
دعا جو سیکھو ابو سے | پہلے کر لو بسم اللہ
گیند اٹھاؤ یا بلا | پہلے کہو تم بسم اللہ
چڑھو ریل یا موٹر پر | لو لو پہلے بسم اللہ
جو بھی اچھا کام کرو | کہہ لو پہلے بسم اللہ
بسم اللہ بھئی بسم اللہ | لا الٰہ الا اللہ
لا الٰہ الا اللہ | محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

پھر تو عقیل کی امی بہت ہی خوش ہوئیں ...

قادیانیوں کے ناپاک عزائم

تحریر: محمد انور عثمانی صاحب

پاکستان کے تقسیم ہونے کے ساتھ قادیان کے انگریزی غلام بھی وطن عزیز پاکستان آگئے اور ربوہ نامی شہر میں مستقل ایک مرکز بنالیا اور چالیس سال پاکستان کے اندر رہنے کے باوجود ان کی عادتیں ویسی کی ویسی رہیں جبکہ آزادی سے پہلے کی بیتیں قادیانیوں کے لئے ایسے حکمران جو انگریزوں سے ظاہری طور پر صرف ناموں میں مختلف تھے لفت غلط ثابت ہوئے اور پاکستان میں جس کے نہ بننے کی آخری دم تک کوشش کی تھیں کاٹنے کے لئے وسیع میدان ہاتھ لگ گیا اور چوہدری ظفر اللہ قادیانی کا تقرر بحیثیت وزیر خارجہ نہ صرف قادیانیوں کے حق میں بلکہ استعماری طاقتوں کے مفاد کا تقرر ثابت ہوا انگریز گورنر نے ضلع جھنگ میں قادیانیوں کو کوڑیوں کے مول زمین دلوادی جس کا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایام ولادت اور شیر خوارگی کے مقام ربوۃ فی قرار و معین۔ پھر ربوہ رکھ کر قادیانی ریاست قائم کی جسے آج فلسطین کی اسرائیلی مملکت سے تشبیہ دی جائے تو بے جا نہ ہوگا حکومت کے طرز پر شعبہ جات امور خارجہ وغیرہ قائم کئے گئے بیرون ملک کی کرنسی کا انتظام ہوا فرقان بٹالین تشکیل دی جاسوسی کا آشیانہ یا محفوظ گڑھ بنایا چوہدری ظفر اللہ کا تقرر ان کے حق میں ریڑھ کی ہڈی ثابت ہوا جو حقیقتاً مسلمانوں کو کافر کہتا اور ملک دشمنوں کا حلیف اور مسلمانوں کا حریف تھا انگریزوں کا ساختہ و پرداختہ تھا اسی لئے تھا اس نے سر کا خطاب ساری زندگی سینے سے لگائے رکھا۔ ذیل میں قادیانیوں کے تاریخی اور دستاویزی ثبوت حاضر خدمت ہیں۔ جو مسلمانوں کے بارے میں ان کے ذہن کی عکاسی کرتے ہیں یہ کسی گمان کی بنا پر نہیں بلکہ ان کے تکلی عزائم کی پردہ دری کرتے ہیں جو دلوں سے نوک قلم تک آگئے

نمبر ۱ - ہماری کامیابی کی صرف ایک صورت ہے وہ یہ ہے کہ تمام دنیا کو اپنا دشمن سمجھیں تاکہ ان پر غالب آنے کی کوشش میں مصروف رہیں کیونکہ جب تک مخالفت نہ ہو جماعت ترقی نہیں ہو سکتی: اخبار الفضل ۲۵ اپریل ۱۹۳۰ء مرزا محمود

نمبر ۲: ابھی تک احمدیوں (قادیانیوں) کے پاس ایک چھوٹا سا علاقہ بھی نہیں جہاں احمدی ہی احمدی ہوں کم از کم ایک علاقے کو مرکز بنالو اور جب تک ایسا مرکز نہ ہو جس پر کوئی غیر احمدی نہ ہو اس وقت تک تم مطلب کے مطابق امور جاری نہیں کر سکتے اور جب تک تمہاری بادشاہت قائم نہ ہو جائے یہ راستے کے کانٹے دور نہیں ہو سکتے اخبار الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۳۲ء

نمبر ۳، حکومت ہمارے پاس نہیں کہ ہم جبر کے ساتھ

باقی صفحہ ۲۲ پر

طب وصحت

میتھی

شوگر کیلئے مفید ہے۔

میتھی کو عربی میں حلبہ فارسی میں شمبت اور تیلگو میں MENTULU کہتے ہیں ایک مشہور عام نبات ہے اس کا ساگ بہت مشہور ہے اس کے پتے اور بیج دونوں ہی مستعمل ہیں اس کی پیدائش کشمیر اتر پردیش اور مدراس کے بعض حصوں میں ہوتی ہے اس کا استعمال خارجی اور داخلی دونوں طرح سے ہوتا ہے خارجی جاری محلل اور منضج اور لم میتھی کو عام طور پر ساگ بنا کر کھاتے ہیں اور ہر ایک خوشبو سالن میں استعمال کرتے ہیں ہر باورچی خانے میں میتھی ضرور ملے گی ہندو لوگ اسکو سوکی بھگی کہتے ہیں میتھی کے پتوں کی پلیٹس خارجی اور داخلی اورام کو تحلیل کرتی ہے میتھی کے پتوں کو پستانوں پر لگانے سے دودھ کی پیدائش کو بند کرتا ہے مگر اس کے پتوں کا شیرہ مولد شیر ہے تخم حلبہ پیس کر چہرے پر طلاء کرنے سے داغ دھبے ختم ہو جاتے ہیں ہفتہ میں دو بار تخم حلبہ سے سر دھونے سے بالوں کو گرنے سے روکتا ہے اور بال لمبے ہوتے ہیں اس کا جوشاندہ مخرج بلغم مدر بول اور حیض ہے جریان خون بند کرتا ہے ورم رحم کے لئے مفید ہے داخلی اور خارجی دونوں طرح سے استعمال ہوتا ہے اس کا ضماد محلل اورام ہے تخم حلبہ کے کیمیاوی اجزاء حسب ذیل ہیں۔

روغن ۷ فی صدی، البومین ۲۲ فی صدی، میوکیلج ۲۸ فی صدی

دو الکلائڈ (۱) TRIGONILLINE (۲) CHOLIN

روغن میتھی کا روغن کاڈلیور آئل کی طرح ہوتا ہے مشتہی وجھوک میں اضافہ کرتا ہے اکاسیر یا رج ہوتا ہے مقوی باہ اور معدہ ہوتا ہے میتھی کے متعلق اطباء کرام کا قول ہے اگر میتھی کی افادیت لوگوں کو معلوم ہو جاتی تو سونے کے بھاؤ خریدتے۔

حضرت سعد بن وقاص سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب میں بیمار پڑا تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لئے تشریف لائے۔

پھر آپؐ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا اور میں نے اس کی ٹھنڈک محسوس کی آپ نے فرمایا تمہیں تو تکلیف کے طبیب حارث کو بلا کر ان سے علاج کراؤ۔ حارث آئے انہوں نے دیکھا اور نسخہ لکھا اس میں تخم حلبہ کھجور اور جو کا دلیہ تھا اس کا شیرہ استعمال کرو رسول خدا نے ایک جگہ فرمایا تخم حلبہ سے شفا حاصل کرو۔ ذیابیطس شکری HYPERGLUSIRSIA میں کافی مفید ہے یونانی اطباء کا قول ہے کہ اگر شکر کی زیادتی ہو تو ۲۵ گرام میتھی روزانہ استعمال کرنی چاہیے میتھی کو میتھی اچار اور سفوف کی شکل میں استعمال کیا جاسکتا ہے اگر اس کا مستقل مزاجی سے کیا جائے تو یہ بھی ممکنات میں سے ہے کہ ذیابیطس کی اور دوائیں بند کرنی پڑیں HYPERACIDITY کے لئے نہایت مفید ہے جن عورتوں کو خون بار بار آرہا ہو اس کا جوشاندہ استعمال کریں بواسیر کا خون بند کرنے کی مجرب دوا ہے جس سے مسے بھی گر جاتے ہیں میتھی بریاں کر کے اس کا سفوف استعمال کریں اکثر شفا کے لئے تخم حلبہ پیس کر اس سے ہفتہ میں دو بار بالوں کو دھویا جائے تخم حلبہ کا سفوف حلق جھرو، خسرہ میں بھی استعمال کرتے ہیں تخم حلبہ کا جوشاندہ معدہ اور شکم میں لینت پیدا کرتا ہے آنتوں کی جمع شدہ رطوبت کو خارج کرتا ہے اور مقوی باہ ہے

تخم حلبہ ۲ گرام، تخم کلونجی ۳ گرام، تخم کاسنی ۲ گرام کشتہ ہو ایک گرام بیضہ مرغ کا سفوف بنا کر صبح کو دہی کے پانی کے ساتھ استعمال کریں انشاء اللہ ذیابیطس شکری میں کمی ہوگا۔

مرزا قادیانی نے کیا کہا تھا اور اس نے مسلمانوں اور انبیاء کرامؑ کے بارے میں کیسی زبان استعمال کی ہے

کیا مرزائیوں کیلئے دل میں کسی مسلمان کو نرم گوشہ رکھنا چاہیئے ؟

مسلمانوں کے نام ایک پیغام ایک درخواست

مرکز پاکستان ابوظہبی میں اکتوبر ۱۹۸۵ء میں

مولانا حضرت محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کا معرکۃ الآراء خطاب

مرتبہ: مولانا منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی مذکورہ تقریر حضرت کی نظرثانی کے بغیر ہی شائع کی جا رہی ہے اس لیے اس تقریر کی ذمہ داری مرتب پر ہے۔ حضرت مدظلہ کی نظرثانی کے بعد اسے کتابچہ کی صورت میں شائع کیا جائے گا اس لیے کوئی صاحب اسے کتابچہ کی شکل میں شائع نہ کرے۔ (منظور احمد الحسینی)

میں آپ حضرات کا زیادہ وقت نہیں لوں گا ایک سوال کا جواب ایک درخواست اور ایک پیغام آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔

سوال عام طور سے قادیانیوں کی طرف سے بھی کیا جاتا ہے اور ہمارے اعلیٰ طبقہ کے بھائی لکھے پڑھے بھی کیا کرتے ہیں وہ یہ کہ دیو بندی مولوی صاحبان مرزائیوں کو گالیاں نکالتے ہیں ؟

ہماری عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جو ۴ اگست ۱۹۸۵ء کو دیکھیے کہ کانفرنس وال لندن میں ہوئی وہاں کے اخبارات نے لکھا کہ اتنا بڑا مسلمانوں کا اجتماع لندن کی تاریخ میں کبھی نہیں ہوا اور قادیانی اس سے اتنے پریشان ہوئے اس کی تفصیل بیان کروں تو اس کے لئے مستقل گھنٹہ چاہیئے۔ لیکن مرزا طاہر نے اس پر تبصرہ کیا کہ مولویوں نے گالیاں نکالی ہیں اور ہمارے لکھے پڑھے دوست بھی یہ کہا کرتے ہیں کہ یہ مولوی صاحبان مرزائیوں کو قادیانیوں کو اور یہ تو (مرزائی قادیانی کا لفظ) میں کہہ رہا ہوں یہ کہا کرتے ہیں احمدیوں کو ان کے مقدس اور مبارک منہ سے احمدی کا لفظ نکلا کرتا ہے مرزائی یا قادیانی کبھی نہیں بولتے۔ اس سوال کا جواب تو میں بعد میں دوں گا پہلے یہ عرض کر دوں کہ ان کو احمدی نہ کہا جائے ان کو مرزائی کہو قادیانی کہو۔ احمدی نہ کہو اس لئے کہ احمدی نسبت ہے احمد کی طرف اور احمد لفظ قرآن میں صرف ایک جگہ آیا ہے ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل میں اپنی سے پہلی کتاب یعنی تورات کی تصدیق کرتا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک عظیم الشان رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جن کا نام نامی اسم گرامی احمد ہوگا۔ ہمارا اور قادیانیوں کا جھگڑا ہے ہم تو کہتے ہیں کہ قرآن مجید کی اس کتاب میں "احمد" سے مراد محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ان لی اسماء میرے بہت سے نام ہیں انا محمد وانا احمد میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں تو "احمد" حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت رکھنے والے احمدی ہوں گے۔

تمہیں یاد ہو گا کہ متحدہ ہندوستان میں انگریز لوگ ہمیں بجائے مسلمان کہنے کے "محمڈن" کہا کرتے تھے۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت رکھنے والے گو "محمدی" ہمارا لقب نہیں ہے ہمارا لقب مسلمان ہے لیکن اللہ کا شکر ہے ہم "محمدی" کہلانے پر فخر کرتے ہیں لیکن مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اس آیت میں احمد سے مراد غلام احمد قادیانی ہے نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد وہ کہتے ہیں کہ غلام کا لفظ جھڑ دو باقی احمد رہ گیا۔ نعوذ باللہ اسی طرح جعلی طور پر "احمد" کی طرف نسبت کر کے "احمدی" بنے اور اپنی جماعت کا نام انگریزوں سے جماعت احمدیہ رجسٹرڈ کرایا جو لوگ قادیانیوں کو "احمدی" کہتے ہیں وہ حقیقت میں قادیانیوں کے اس نظریے کی تائید کرتے ہیں کہ اس آیت میں احمد سے مراد "مرزا غلام احمد قادیانی" ہے نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ۔ اس لئے میں اپنے لکھے پڑھے بھائیوں سے کہوں گا کہ قادیانیوں کو احمدی مت کہیں قادیانی کہیں مرزائی کہیں۔ مرزائی مرزا کی طرف نسبت اور قادیانی قادیان کی طرف نسبت ازالہ اوہام ہمارے پاس موجود ہے اس میں غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ میرا الہامی نام ہے "مرزا غلام احمد قادیانی" اور اس کے عدد ۱۳۰۰ ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ میں ۱۳۰۰ کے بعد میں آیا یہ تو منطق الگ رہی بہرحال وہ کہتا ہے کہ یہ الہامی نام ہے خدا نے یہ نام نازل کیا ہے۔

ہم مرزا کی طرف نسبت کر کے ان کو مرزائی کہتے ہیں ہم بُری بات نہیں کہتے ان کے عقیدے کے مطابق قرآن کے الہامی نام کی طرف نسبت کرتے ہیں قادیانی بھی ان کا الہامی نام ہے لیکن یہ لوگ ان دونوں ناموں سے چڑتے ہیں کہ ہمیں مسلمان مرزائی یا قادیانی کیوں کہتے ہیں بہرحال ہم انہیں احمدی نہیں کہیں گے مرزائی یا قادیانی کہیں گے۔

اس سوال کو پھر دہراتا ہوں جہاں سے بات شروع کی تھی کہ میرے پڑھے لکھے بھائی یہ کہا کرتے ہیں کہ ان کو تم گالیاں نکالتے ہو ہمارے مولانا خلیل احمد صاحب نے "دجال" کہا "کذاب" کہا کہ مرزا قادیانی دجال کذاب تھا میں آپ سے

پوچھتا ہوں مسیلمہ کو کیا کہا کرتے ہو" مسیلمہ کذاب" سب حاضرین نے مل کر کہا مسیلمہ کذاب یہ مسیلمہ کے ساتھ کذاب کا لفظ کیوں بولتے ہیں۔ اس لئے کہ مسیلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا تھا جس میں یہ گستاخی کی تھی کہ من مسیلمۃ رسول اللہ الی محمد رسول اللہ یہ خط ہے مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کے نام۔ اس کے جواب میں آپ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خط لکھوایا وہ تھا

من محمد رسول اللہ الی مسیلمۃ الکذاب۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مسیلمہ کذاب جھوٹے کی طرف

اب میرے بھائی کہیں گے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کو گالی دی تھی نعوذ باللہ۔ کذاب کے معنی جھوٹے کے ہیں اگر تمہارا ایمان ہے اور یقیناً ایمان ہے اور سو فیصد ایمان ہے کہ غلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ تو پھر مجھے کہنے دیجئے کہ جس طرح مسیلمہ کذاب تھا اسی طرح غلام احمد قادیانی بھی کذاب تھا بتایئے یہ گالی ہے لوگوں نے کہا نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری امت میں ۳۰ دجال کذاب آئیں گے دجال کہتے ہیں فریبی کو لوگوں کو دھوکہ دے کر اپنے دام میں پھنسانے والے ان کو دجال کہتے ہیں۔ تو جھوٹے مدعیان نبوت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کذاب کہا آپ بتایئے یہ گالی ہے ہم کبھی کبھی اس کو لعین ملعون اور شقی بھی کہا کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک کتاب نور الحق ہے اس میں وہ ایک طرف سے لکھنے لگا لعنت لعنت پھر لعنت لعنت لعنت لکھتا چلا گیا ہر ایک لعنت پر ۱، ۲، ۳ کا ہندسہ دیتا چلا گیا جب پورا ایک ہزار کا عدد ہو گیا تو اس نے بس کی۔ تین چار صفحے لعنت لکھنے پر خرچ ہوئے۔ ہم نے کبھی لعنت کی اتنی گردان نہیں لکھی۔

"مغلظات مرزا" مجلس تحفظ ختم نبوت نے کتاب چھاپی ہے جس میں غلام احمد کی وہ عبارتیں نقل کی گئی ہیں جس میں مسلمانوں کو، سکھوں کو، عیسائیوں کو، ہندوؤں کو، علماء کو، عوام کو، صحابہ کو، انبیاء کرام علیہم السلام کو مرزا غلام احمد نے گالیاں دی ہیں ان کی عبارتیں اصل دیکھ کر کے ساتھ کے ساتھ حروف تہجی کے اعتبار سے اب ت کے حساب سے ان گالیوں کی فہرست بھی تیار کی ہے میرے بھائی ان گالیوں کو ذرا پڑھ لیں۔ میرے لکھے پڑھے بھائی ذرا سینے پر ہاتھ رکھ کر پڑھ لیں اور پھر بتائیں کہ ملا گالی دیتا ہے یا قادیانی گالی دیتے ہیں اور ان کا امام گالی دیتا ہے نمونہ کے طور پر اگر چاہیں تو پیش کر دوں۔

مرزا کی ایک کتاب ہے "آئینہ کمالات اسلام" اور دوسرا نام اس کا دافع الوساوس ہے اس کے مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کہا کرتے تھے آئینہ وساوس۔ اس کے صفحہ ۵ روحانی خزائن جلد ۵ پر لکھتا ہے اپنی ان کتابوں کا تذکرہ کر کے تلک کتب ینظر الیھا کل مسلم بعین المودۃ یہ میری کتابیں ہیں جن کو ہر مسلمان دوستی اور محبت کی نظر سے دیکھتا ہے وینتفع من معارفھا ویقبلنی ویصدق دعوتی مجھے قبول کرتا ہے میری تصدیق کرتا ہے اور ان کتابوں میں جو معرفت کی باتیں لکھی ہیں ان سے نفع اٹھاتا ہے الا ذریۃ البغایا الذین ختم اللہ علی قلوبھم فھم لا یقبلون مگر کنجریوں کی اولاد نہیں مانتے۔

یہاں دو قسمیں ہو گئیں ایک مرزا کو ماننے والے اس پر ایمان لانے والوں اور اس کی تصدیق کرنے والوں کی وہ تو ہو گئے اس کے نزدیک کل مسلم اور ایک اس کے انکار کرنے والے وہ ہیں اس کے نزدیک ذریۃ البغایا کنجریوں کی اولاد۔ آپ بتایئے میرے منہ سے بھی کبھی آپ نے کسی قادیانی کے بارے میں سنا ہے کہ میں نے اس کو کنجریوں کی اولاد کی گالی دی ہو۔

میں نہیں کسی بھی عالم کے منہ سے آپ نے نہیں سنا ہوگا۔

میرے بھائی! انصاف کریں ہم نے مرزا غلام احمد قادیانی کا کیا قصور کیا تھا کہ اس نے ہمیں ذریۃ البغایا کی گالی دی اور دشمنے بجز ابھی مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب ہے اس میں لکھتا ہے۔

ان العدیٰ صاروا خنازیر الفلا
ونساء ھم من دونھن الاکلب

دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔ (روحانی خزائن ص۵۳ جلد ۱۴)

ہم نے کبھی کسی قادیانی عورت کو کتیا کہا ہے یا قادیانیوں کو جنگلوں کے سور کہا ہے۔

یہ دو مثالیں ہیں جو مرزا قادیانی نے مسلمانوں کو گالیاں دی ہیں اب ذرا ایک نبی کے بارے میں سن لیجئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قادیانی کے اور ہمارے عقیدے میں فرق ہے۔ [illegible] کاش یہاں کی میں وہ کسی شخص کے سامنے کے [illegible] کتاب انجام آتھم کے ضمیمہ میں لکھتا ہے

"یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہو گی" (ضمیمہ انجام آتھم ص۷ روحانی خزائن ص۲۹۱ جلد ۱۱)

مرزا یہاں عیسائیوں کو لکھ رہا ہے" خدائی کے لئے شرط ہو گی" کہ کنجریوں کی اولاد سے پیدا ہو۔ میں اس سے پوچھتا ہوں۔

اگر وہ عیسائیوں کے خدا ہیں تو مسلمانوں کے نبی ہیں شاید نبوت کے لئے یہ بھی شرط ہو کچھ تو مرزائیوں کو شرم آنی چاہئے۔ پھر دافع البلاء کے حاشیے میں لکھتا ہے اس کا

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۴۳۵۸۰۳

چھوٹا سا رسالہ ہے اور اس کے نامۂ عمل کی طرح سیاہ ہے۔

"مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔"

(دافع البلاء، روحانی خزائن صہ۲۲۰ جلد۱۸)

بقول مرزا کے خدا نے حضرت عیسیٰ کو حصور نہیں کہا کیونکہ وہ ان قصوں میں مبتلا تھا شراب پیا کرتا تھا اور کنجریوں کے ساتھ رہا کرتا تھا اس لیے "قرآن نے آپ کو حصور نہیں کہا۔ آپ حضرات فرمایئے اس شخص کے بارے میں کیا زبان استعمال کی جائے۔

پھر مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب نزول المسیح صہ۹۹ پر لکھتا ہے

کربلائے است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

(روحانی خزائن صہ۴۷۷ جلد۱۸)

ہر وقت کربلا میں میری سیر ہے سو حسین میرے گریبان میں ہیں۔ پھر کہتا ہے

پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس (مرزا قادیانی) کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو (ملفوظات احمدیہ جلد دوم صہ ۱۴۲ طبع ربوہ)

اسی مذکورہ بالا کتاب دافع البلاء صہ۲۰ جس کا میں پہلے حوالہ دے چکا ہوں میں لکھتا ہے۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ... اس سے بہتر غلام احمد ہے

(روحانی خزائن صہ۲۴۰ ج ۱۸)

ہمیں معاف کیجئے گالیاں تو ہم نہیں دیتے لیکن آپ اس شخص کے بارے میں فیصلہ کیجئے کہ کیا زبان استعمال کی جائے اور انسانیت کے کس مقام پر اس کو درجہ دیا جائے اور کیا درجہ دیا جائے؟ یہ شریف زبان ہے اور ایسے آدمی کو شریف کہہ سکتے ہیں۔ ایک اور بات کہوں وہ بھی نوٹ کر لیجئے۔ ابھی مولانا منظور احمد الحسینی صاحب نے آپ کو کتاب کا حوالہ بتایا ایک غلطی کا ازالہ اس میں مرزا غلام احمد کا دعویٰ ہے کہ وہ (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ ہے چنانچہ ملاحظہ ہو۔

محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی (ایک غلطی کا ازالہ مطبوعہ ربوہ صہ۳ روحانی خزائن صہ۲۰۷ ج ۱۸) کوئی شخص دیکھ لے یہ سورۃ فتح کی آیت ہے لیکن غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ اس آیت میں میرا نام محمد رسول اللّٰہ رکھا گیا۔ اور رسول بھی اس آیت میں محمد رسول اللّٰہ سے مراد قادیانی کے بقول وہ خود ہے وہ اس میں لکھ رہا ہے کہ اس آیت میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد رسول اللہ نہیں کہا گیا بلکہ مجھے کہا گیا ہے ہمیں آپ معاف کریں گے اگر ہم سخت زبان استعمال کریں۔ مجھ سے تم از کم یا آپ سے یہ بات برداشت ہو سکتی ہے کہ ایک آنکھ سے بھینگا ہاتھ سے ٹنڈا جو لقمہ اٹھا کر اور پیالی چائے کی پکڑ کر سیدھے ہاتھ سے منہ تک نہیں لے جا سکتا تھا الٹے ہاتھ سے چائے پیا کرتا تھا یہ ایسا بھینگا اور ٹنڈا وہ محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور قرآنی آیت کا اپنے آپ کو مصداق ٹھہراتا ہے کم از کم تہذیب و شرافت اپنی جگہ وہ ٹھیک ہے درست ہے

"حضرت مرزا قادیانی ارشاد فرماتے ہیں اب تک ہم یہی زبان استعمال کرتے رہے ہیں نے قادیانیوں پر کتابیں لکھی ہیں ان کو اٹھا کر دیکھو مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں کیا فرماتے ہیں؟ ایک زندیق مرتد اور کافر کے لئے یہ کہا جائے کہ وہ فرماتے ہیں یہ طرز گفتگو غلط ہے حضرت مسیلمہ کذاب فرماتے ہیں کوئی مسلمان کہے تو یہ شریفانہ زبان کہلائے گی؟

عقیدۂ ختم نبوت کی تائید اور قادیانیت کی تردید میں نظمیں

ہر چہ گویم حق گویم

از: شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی

شاعر ختم نبوت الحاج سید امین گیلانی صاحب کی عمر میں خدا برکت عطا فرمائے اور انہیں مزید ہمت دے کہ وہ اشعار اور نظموں کی صورت میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے تعاقب کے ساتھ حاکمان وقت کے گریبانوں کو بھی جھنجھوڑتے رہیں۔ آمین محترم گیلانی صاحب نے اس عنوان پر اب تک یوں تو بے شمار نظمیں کہیں ہیں لیکن ان میں سے بہت ہی اہم نظمیں منتخب کر کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کتابی صورت میں شائع کر دی ہیں۔ ان میں حاکمان وقت کے گریبانوں کو بھی پکڑ لیا ہے اور قادیانیت کا بھی خوب تعاقب کیا گیا ہے گویا اب تک اس موضوع پر کہی جانے والی کم و بیش تمام نظمیں اس کتاب میں جمع ہو گئیں اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات خصوصاً جلسوں اور کانفرنسوں میں پڑھنے والے حضرات کے لیے یہ نادر تحفہ ہے کتاب خوبصورت ٹائیٹل اور عمدہ کاغذ پر طبع ہوئی ہے۔ قیمت صرف دس روپے ہے۔ آج ہی منگوا لیجئے کہیں دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ قیمت پیشگی روانہ فرمائیں۔

ملنے کا پتہ

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

فون نمبر: ۴۰۹۷۸

میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ مسیلمہ کذّاب اور غلام احمد قادیانی دونوں میں کیا فرق ہے؟ اس نے بھی یہ کہا تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا تھا کہ ۔ اما بعد فان اللہ تعالیٰ اشرکنی فی نبوتکم۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری نبوت میں مجھے شریک کر دیا ہے دونوں مل کر نبوت کریں گے

" من مسیلمہ رسول اللہ الیٰ محمد رسول اللہ" حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وہ رسول کہہ رہا ہے خود بھی رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے ٹھیک یہی دعویٰ قادیانی کرتا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد رسول اللہ کہتا ہے اپنے آپ کو بھی رسول اللہ کہتا ہے ۔

غلام احمد قادیانی کا ایک مرید کہتا ہے

سہ امام اپنا عزیزو اس جہاں میں
غلام احمد ہوا دار الاماں میں
دار الامان قادیان کو کہہ رہا ہے
سہ غلام احمد ہے عرش رب اکبر
مکاں اس کا ہے گویا لامکاں میں
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوع انس و جاں میں

نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ. نقل کفر کفر نہ باشد. پھر آگے کہتا ہے

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھکر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

"محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں" جو ملعون قوم غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ کہتی ہو اور یہ کہتی ہو کہ محمد پھر آگیا ہے اور پہلے محمد سے بڑھ کر محمد ہے اس کے بارے میں آپ کی عدالت کیا فیصلہ دیتی ہے ؟ میں اپنے لکھے پڑھے بھائیوں سے پوچھنا چاہتا ہوں. قادیانیوں کو چھوڑ دیں آپ سے داد طلب ہوں آپ کو جج سمجھتا ہوں اور میں مستغیث ہوں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے

ان لوگوں کے بارے میں ایک مسلمان کو کیا زبان استعمال کرنی چاہئے ؟ ابھی کچھ شک ہے تو اور سن لیجئے مسلمانوں کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی مدار نجات ہے لیکن قادیانی کہتے ہیں کہ مرزے کی پیروی مدار نجات ہے آئندہ تمام کی تمام سعادتیں مرزا غلام قادیانی کے قدموں سے وابستہ ہیں جس طرح کہ مسلمان کہتے ہیں کہ انسانیت کی سعادت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں سے وابستہ ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یہ قرآن کریم کی آیت ہے مگر مرزا کہتا ہے کہ یہ میرے بارے میں ہے .

اپنی کتاب اربعین نمبر ۴ ص ۶ حاشیہ میں لکھتا ہے

" خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے مدار نجات ٹھہرایا"

روحانی خزائن ص ۴۳۵ ج ۱۷.

یہ کشتی نوح یہاں رسالہ موجود ہے اس میں لکھتا ہے

" میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں بد قسمت ہے جو مجھے چھوڑتا ہے کیوں کہ میرے بغیر سب تاریکی ہے زروحانی

خزائن صفحہ ۱۹۱ ج ۱۹)

آخری فرد اور آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ غلام احمد قادیانی کہاں سے آٹپکا۔ اور سن لیجئے

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کلمہ ہم نے پڑھا مسلمان ہوگئے لیکن قادیانیوں کے نزدیک یہ کلمہ منسوخ ہے پڑھ رہے ہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جب تک محمد رسول اللہ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی نہیں لیتے اس وقت تم مسلمان نہیں ہو۔ مرزا بشیر احمد کلمۃ الفصل (یہ کتاب ہمارے پاس موجود ہے) اس کے صفحہ ۱۱۰ پر لکھتا ہے

ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ تم کیا کرتے ہو کہ وہ ان کو کافر کافر کہتے رہتے ہیں اور وہ اس لئے کافر کہتے ہیں کہ غلام احمد قادیانی محمد رسول اللہ کا غدار اور باغی ہے اور ہم اس لئے کافر کہتے ہیں کہ ہم غلام قادیانی لعین دجال پر ایمان نہیں رکھتے۔

مرزا محمود احمد مرزا کا دوسرا جانشین جس کو مرزائی خلیفہ کہتے ہیں (خلیفہ نہیں خلیفہ مقدس لفظ ہے میں اس کی توہین نہیں کرنا چاہتا) وہ کہتا ہے

"کل مسلمان جو مسیح موعود کی بیعت میں داخل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہ سنا ہو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے"۔ (آئینہ صداقت صفحہ ۳۵) اور مرزا محمود احمد اپنی دوسری کتاب انوار خلافت صفحہ ۹۰ میں لکھتا ہے۔

"ہمارا فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا کے ایک نبی کے منکر ہیں یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔"

مسلمان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کے باوجود ان کے نزدیک غیر مسلم ٹھہرے اور ہمیں کہتے ہیں کہ قادیانیوں کو کیوں غیر مسلم کہا جاتا ہے مولوی صاحب جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے بس اس کو مسلمان مانا جائے میں پوچھتا ہوں یہ قادیانی ہمیں کیوں غیر مسلم کہتے ہیں کیا ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں کیوں بھائی! کیا ہم اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے یہ ہمارے خلاف کفر کا فتویٰ کیوں دیتے ہیں؟ اس لئے کہ ہم غلام احمد قادیانی کے منکر ہیں اور اگر ہم ان کو کافر کہیں اس لئے کہ یہ محمد رسول اللہ کے غدار ہیں تو پھر ہم پر کیوں الزام ہے؟

اور مزید سن لیجئے۔

کہا جاتا ہے کہ ان کو کلمہ پڑھنے سے روکا جاتا ہے کافر اگر کلمہ پڑھے تو اچھی بات ہے میں پوچھتا ہوں اگر کوئی سکھ کلمہ پڑھے (میں آپ سے گستاخی کی معافی چاہوں گا اور اللہ تعالیٰ سے بھی نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ ہزار بار توبہ) کوئی سکھ کلمہ پڑھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور محمد رسول اللہ سے مراد نانک لے (نعوذ باللہ) میں پوچھتا ہوں کیا اس کو یہ کلمہ پڑھنے دیا جائے گا عوام نے کہا بالکل نہیں کسی مسلمان کی غیرت یہ گوارا کرے گی اگر اس کو یہ پتہ چل جائے کہ یہ محمد رسول اللہ سے مراد نانک لیتا ہے نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ آپ کہتے ہیں کہ اس کو پڑھنے دیں گے میں کہتا ہوں مسلمان زبان پکڑ کر کے گدی سے کھینچ لے گا یہ قادیانی کلمہ پڑھتے ہیں اور محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی لیتے ہیں

مرزا غلام احمد کا بیٹا بشیر احمد کلمۃ الفصل ص ۱۵۸ میں لکھتا ہے

"پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی" وہ کہتا ہے کہ ہمارے نزدیک تو دوبارہ محمد رسول اللہ ہی آیا ہے اس لئے ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہم تو محمد رسول اللہ اس لئے پڑھتے اور کہتے ہیں کیونکہ ہمارے نزدیک مرزا قادیانی خود محمد رسول اللہ ہے۔

کیوں بھائی اب بھی قادیانیوں کو کلمہ پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ یا اجازت دی جائے کہ ان کی زبان پکڑ کر گدی سے کھینچ لی جائے آپ ہمارے صبر کو نہیں دیکھتے آپ یہ نہیں دیکھتے کہ ہم کتنا برداشت کر رہے ہیں وہ موذی جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچا رہے ہیں وہ ہمارے سامنے پھر رہے ہوں۔

اور سنئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت بھی ختم حضور کا کلمہ بھی ختم اور حضور کا دین بھی ختم۔

مرزا قادیانی کے نزدیک اس کی اپنی نبوت کے بغیر دین اسلام محض قصوں کہانیوں کا مجموعہ لعنتی شیطانی اور قابل نفرت ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے

"وہ دین دین نہیں اور نہ وہ نبی نبی ہے جس کی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہو سکتا کہ مکالمات الٰہیہ (یعنی نبوت۔ ناقل) سے مشرف ہو سکے۔ وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے جو یہ سکھلاتا ہے کہ صرف چند منقول باتوں پر (یعنی شریعت محمدیہ پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ ناقل) انسانی ترقیات کا انحصار ہے اور وحی الٰہی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے۔ سو ایسا دین بہ نسبت اس کے کہ اس کو رحمانی کہیں شیطانی کہلانے کا زیادہ مستحق ہے" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۸ و ۱۳۹)

"یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں صرف قصوں کی پوجا کرو۔ پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانے میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا (اور یہ چہ شک؟ ناقل) میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۳ روحانی خزائن ص ۳۰۶ ج ۲۱)

آپ حضرات نے سنا وہ لکھتا ہے وہ دین دین نہیں اور وہ نبی نبی ہے۔ اسلام میں نبوت کا سلسلہ حضور صلی اللہ پر ختم ہے مرزا قادیانی کہتا ہے کہ یہ دین ہی نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے کوئی نبی بن جاتا ہے میں کہتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے نبی نہیں بنا کرتے کسی کی پیروی سے نبی نہیں بنا کرتے یاد رکھو نبی جب بنا کرتے تھے جب بھی کسی کی پیروی سے نبی نہیں بنتے تھے اللہ خود انتخاب کرتا تھا اور اب تو نبی بنتے ہی نہیں ہیں نبوت ہی ختم ہو گئی۔

پھر اسی حوالے میں دین کو لعنتی اور شیطانی کہا یہ کتاب ہمارے پاس موجود ہے کوئی صاحب اس کا حوالہ دیکھنا چاہیں تو دیکھ لیں۔ یہ ہمارے دین کو لعنتی اور شیطانی کہیں قابل نفرت بتائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمے کو منسوخ کہیں اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں مرزا قادیانی کو داخل کریں اور لوگ کہیں کہ جی ان کے بارے میں سخت سخت ذکر میں یہ تو آپ کے سوال کا جواب ہے کہ ان کو مولوی لوگ گالیاں کیوں نکالتے ہیں ہم گالیاں نہیں نکالتے دجال کذاب، لعین، مرتد، بے ایمان کہتے ہیں یہ ہمارے نزدیک گالیاں نہیں ہیں حقیقت واقعہ کا اظہار ہے جو آدمی دین سے پھر جائے اس کو مرتد نہ کہیں تو کیا کہیں جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کذاب اور دجال کہا ہے اس کو کذاب اور دجال نہ کہیں تو کیا کہیں باقی حرام زادہ ہم نہیں کہتے وہ قادیانی کہتے ہیں وہ ہمیں کہتے ہیں سور اور کتیاں یہ لفظ ہم استعمال نہیں کرتے قادیانی ہمارے بارے میں استعمال کرتے ہیں اور ہمارے پڑھے لکھے جوانوں کے بارے میں بھی استعمال کرتے ہیں وہ تمام لوگ جو مرزے کو نہیں مانتے ان سب کے بارے میں یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں اب ایک درخواست اور ایک پیغام۔

پیغام یہ ہے کہ جو شخص قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا طالب ہے وہ قادیانیوں کے مقابلے میں کھڑا ہو جائے۔ اس وقت دو جماعتیں بن گئی ہیں لکیر کھینچ گئی ہے ادھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہے آپ کی امت ہے اور ادھر قادیانی ملعون کی جماعت ہے ایک طرف اصلی محمد رسول اللہ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسری طرف قادیان کا جعلی محمد رسول اللہ ہے۔

آپ درمیان میں نہیں رہ سکتے مہربانی کرکے ایک طرف ہو جائیے آپ کو اگر ان کی منطق پسند ہے یہ بات پسند ہے کہ ظفر اللہ خان بہت بڑا بیرسٹر وکیل اور قانون دان تھا آپ کو اس پر ناز ہے کہ عبدالسلام قادیانی بہت بڑا سائنسدان ہے اور آپ کو یہ خیال ہے ایم ایم احمد بڑا بیوروکریٹ قسم کا آدمی ہے ٹھیک ہے آپ کو حق پہنچتا ہے آپ اس سے متاثر ہیں پھر لائن کے اس طرف ہو جائیے اگر نہیں تو اس طرف آجائیے۔

یہ آپ نہیں کہہ سکتے کہ ہم غیر جانبدار ہیں خدا کی قسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مرزا قادیانی کے ساتھ ہو اور دو جماعتیں الگ الگ ہو جائیں آپ غیر جانبدار رہ کر مسلمان رہ سکتے ہیں۔ درمیان میں ہونے یا غیر جانبدار کا کیا مطلب؟ کہیں میرا اور مرزا طاہر کا نہیں ہے بلکہ محمد رسول اللہ کا مرزا غلام احمد کے ساتھ ہے آپ غیر جانبدار رہنا چاہتے ہیں تو رہیے! لیکن میں کہوں گا کہ آپ نے اپنے مسلمانی کو تین طلاقیں دے دی ہیں یہ الفاظ سوچ سمجھ کر کہہ رہا ہوں جذبات میں نہیں کہہ رہا۔

ایک طرف آجانا پڑے گا لا الی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء جن کو قرآن حکیم نے کہا وہ منافقین کے بارے میں ہے مسلمانوں کے بارے میں نہیں۔

پیغام میرا یہ ہے کہ اگر آپ قیامت کے دن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت چاہتے ہیں اور آپ کے جھنڈے کے نیچے جگہ چاہتے ہیں تو آپ کو ختم نبوت کا کام کرنا پڑے گا اور مرزا قادیانی کی امت اور جماعت کے مقابلے میں آنا پڑے گا اس کے لئے تیار ہیں سب نے کہا ہاں تیار ہیں اور ہاتھ کھڑے کئے الحمد للہ آپ ہیں اور ہم ہیں یہ جذبہ پیدا فرمائے (آمین) آخر میں درخواست ہے۔

درخواست یہ ہے کہ آپ باپ کے قاتل کے ساتھ بیٹھ کر روٹی کھایا کرتے ہو بولو۔ سب نے کہا نہیں۔ میں غیر مہذب الفاظ بولنے کی گستاخی کی معافی چاہتا ہوں اگر کوئی کسی کی بہن یا بیٹی کو اغوا کرلے بجائے اس کے ساتھ بیٹھ کر روٹی کھایا کرتے ہیں سب نے کہا نہیں [illegible]

[illegible]

درحقیقت اس سے بے غیرتی کا مظاہرہ [illegible] کے توہین کرنے والوں کے دوست ہیں اس سے کہیں زیادہ [illegible] مظاہرہ محمد عربی کے گستاخوں یعنی قادیانیوں کے ساتھ کریں۔

ڈی سی ، ایس پی جھنگ کے نام مولینا اللہ وسایا کا خط

جناب ایس پی صاحب ضلع جھنگ!

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب

حالیہ حکومتی تبدیلی کا باعث نگران حکومت کو سبوتاژ کرنے اور امن وامان کو تہہ وبالا کرنے کی غرض سے قادیانی جماعت خوفناک جارحیت پر اتر آئی ہے۔ مسلم کالونی ربوہ کے باشندے جناب غلام دستگیر پر رات ساڑھے گیارہ بجے ان کے مکان کی دیوار پھلانگ کر چھ مرزائی اندر داخل ہوئے۔ اس کے سر پر کلہاڑی ماری زخمی کیا۔ مار پیٹا اور اپنی طرف سے مار کر چلے گئے اس کی بوڑھی والدہ کے رونے دھونے پر ہمسائے اکٹھے ہوئے زخمی حالت میں اسے چنیوٹ ہسپتال لے گئے۔ پولیس نے پرچہ درج کیا مگر تاحال کوئی ملزم گرفتار نہیں ہوا۔ حالانکہ پولیس چاہتی تو قادیانی قیادت کو شامل تفتیش کرتی۔ ایک گھنٹہ کے نوٹس پر ملزمان گرفتار ہو سکتے ہیں۔ بجائے احتجاجی راستہ اختیار کرنے کے آپ کے دروازے پر دستک دی ہے۔ کہ شاید آپ اس کا مداوا فرما کر ممنون فرمائیں۔ بڑی بے تابی سے آپ کے منصفانہ اقدام کے منتظر ہیں۔

انتہائی دکھ کے ساتھ

آپ کا مخلص

اللہ وسایا، سیکرٹری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (ملتان)

نوٹ :۔ صدر مملکت، پرائم منسٹر، وزیر داخلہ، گورنر، چیف منسٹر، آئی جی، کمشنر، ڈی آئی جی، ایس پی، ڈی سی کو تاریں بھجوائی گئیں۔

آخری قسط

قادیانیت

"انگریز کا خودکاشتہ پودا ہے"

تحریر: ناہید انجم، لاہور پاکستان۔

فتویٰ ہے مرزا کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر

میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو تقریباً ساٹھ برس کی عمر کو پہنچا ہوں اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی محبت خیرخواہی اطاعت اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ سے روکوں جو ان کی دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں رقم کی ہیں کہ اگر اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میری کوشش رہی ہے کہ ان کی بدولت مسلمان سلطنت برطانیہ کے سچے اور پکے خیرخواہ بن جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل (نعوذ باللہ) روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔ ۔ ۔ ۔ میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں پر میری تحریروں کا بہت ہی اثر ہوا ہے اور لاکھوں انسانوں میں تبدیلی پیدا ہو گئی ہے جو لوگ میرے ساتھ مریدی کا تعلق رکھتے ہیں وہ ایک ایسی جماعت تیار ہوتی جا رہی ہے کہ جن کے قلوب اس گورنمنٹ کی خیرخواہی سے لبریز ہیں میں خیال رکھتا ہوں کہ وہ تمام اس ملک کے لیے بڑی برکت ہے اور گورنمنٹ کے لیے دلی جاں نثار۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں نے نہ صرف برٹش انڈیا کے مسلمانوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی اطاعت کی طرف جھکایا بلکہ بہت سی کتابیں عربی، فارسی اور اردو میں تالیف کرکے ممالک اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطلع کیا کہ ہم لوگ کیونکر امن و امان اور آزادی و آرام کے ساتھ گورنمنٹ برطانیہ کے "سایہ عاطفت" میں زندگی بسر کر رہے ہیں اس لیے جہاد حرام ہے (نعوذ باللہ) بانی تحریک اپنی اس کارگزاری پر مزید فخریہ انداز میں انگریزی پرستی کو (جو کہ دراصل نفس پرستی اور خود پرستی ہے) بے نظیر کارگزاری بتاتا ہے چنانچہ کہتا ہے کہ ایسا جو کچھ میں نے سرکار انگریزی کی امداد حفظ امن اور جہادی خیالات کے روکنے کے لیے برسہا برس تک پورے جوش اور پوری استقامت سے کام کیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پھر اس کام کی اور اس خدمت نمایاں کی اور اس مدت دراز کی دوسرے مسلمانوں میں جو میرے مخالف ہیں کوئی نظیر نہیں ملتی (مرزا نے واقعی درست کہا) بقول شاعر صاحب کے

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

مرزا کہتا ہے اگرچہ اس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک پر رعیت رعایا میں سے شکر واجب ہے۔ مگر مجھ پر خصوصی طور پر سب سے زیادہ واجب ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جس نے ظالموں کے نیچے سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ سو اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں (نعوذ باللہ)

حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ، یورپ سے درگزر (اقبال)

سیاسی فلسفہ قادیانی سلسلہ دراصل مسلمانوں کے لیے شر اور انگریزوں کے لیے خیر کا مقام تھا ان کا پیشوا اور امام بڑے دعوے کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ:

مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے گورنمنٹ کا اوّل درجہ وفادار یہی فرقہ ہے کہ جس کے اصولوں میں کوئی اصول گورنمنٹ کے لیے خطرناک نہیں بلکہ میں سرکار عالیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فرقہ جدیدہ جو برٹش انڈیا کے اکثر مقامات پر تیزی سے پھیل رہا ہے اس کے اصول ایسے پاک صاف امن بخش اور صلح جوئی کے ہیں کہ تمام اسلام کے موجودہ فرقوں میں کہیں بھی گورنمنٹ کو اس کی نظیر نہیں ملے گی میرے سیاسی فلسفے کے مطابق جہاد حرام ہے۔ اسی باعث میرے اعتقادوں اور ہدایتوں میں کوئی امر جنگ جوئی اور فساد کا نہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید و پیروکار بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔

انگریز نواز اس جماعت کا یہ فلسفہ تھا کہ اگر کوئی قوم انگریزوں کے خلاف جنگ کرے گی تو اس جنگ کو ہم بغاوت قرار دیں گے لیکن اگر انگریز ہتھیار ڈال دیں اور اطاعت قبول کریں تو پھر جو قوم حکمران ہوگی ہم بھی اس کی اطاعت قبول کریں گے، ویسے تو قادیانیوں کی آزادی تاج برطانیہ کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ قادیانی جماعت کے مطابق (مرزا غلام قادیانی) جس وقت ان کے امام نے حرمت جہاد کا دعویٰ کیا اس وقت تمام عالم اسلامی جہاد کے خیالات سے گونج رہا تھا اور عالم اسلامی کی ایسی حالت تھی کہ وہ بزدل کے جسم کی طرح ابھر کر نے کے لیے صرف ایک دیا سلائی کا محتاج تھا مگر بانی سلسلہ نے اس خیال کی لغویت اور خلاف اسلام اور خلاف امن ہونے کے خلاف اس قدر زور سے تحریک شروع کی کہ ابھی چند برس نہیں گزرے تھے کہ گورنمنٹ کو اقرار کرنا پڑا کہ بلاشبہ یہ غیر معمولی اعانت کی موجب تھی، صد افسوس! قادیانی جماعت اس بات سے کیوں نابلد اور بے خبر رہی کہ

جسے اسلام کی عزت پہ کٹ مرنا نہ آتا ہو
مسلمانوں کے بیڑے کا کھویا ہو نہیں سکتا

بطور انگریزی ایجنٹ

قادیانی کہانی ایسے بے شمار حالات و واقعات پر مبنی ہے جس سے صاف صاف عیاں ہے کہ اس نے مذہب کی آڑ میں دین کے نام پر جو خدمات انجام دیں ان کے پیچھے برطانوی سامراج کا ہاتھ تھا۔ اور بڑے بڑے انگریز افسروں کی پشت پناہی حاصل تھی۔ اگرچہ قادیانی خود کو مذہبی اور روحانی شخصیات ظاہر کرتے تھے۔ لیکن ان کے طرز عمل سے صاف عیاں ہوتا تھا کہ وہ اصل میں انگریز کے ایجنٹ ہیں اور اس تاریخی حیثیت سے ان کا اپنا امام یعنی مرزا بھی بخوبی واقف تھا اور وہ بھی کھیے پورے ہو کے مصداق اپنی صفائی پیش

رنے کے لیے خوب خوب واویلا مچایا اور بڑے بڑے بیان یتا مشغلہ کہتا کر!

ہمارے مخالفوں کا ابتدا ہی سے یہ خیال رہا ہے کہ ہم گویا انگریزی ایجنٹ کے یہاں کام کر رہے ہیں اور ہماری امت وہ جماعت ہے جسے گورنمنٹ کی پشت پناہی میسر ہے لوگوں کا کیا ہے وہ تو یہ بھی کہتے چلے آئے ہیں کہ یہ خوشامد گورنمنٹ کی "پٹھو" ہے اور بعض تو یہاں تک الزام لگاتے ہیں کہ ہم گورنمنٹ کے جاسوس ہیں اب تو پنجابی کے محاورہ کے مطابق ہمیں "جھولی چک" اور نئے زمینداری محاورہ کے مطابق ہمیں "ٹوڈی" کہا جاتا ہے لیکن۔۔۔۔ ان افتراآت اور الزامات کی پرواہ نہ پہلے کبھی کی اور نہ اب کریں گے یعنی منت کا مارا یہ انگریز ایجنٹ اس پر بھی خوش تھا کہ بر سرِ الزام ہی سہی اس کا نام تو ہوا بقول شخصے!

بدنام ہونگے تو کیا نام نہیں ہوگا ؟

برطانوی سامراج کیلئے سعی وجدوجہد

قادیانی شوشہ چھوڑا ہی اسی لیے گیا تھا کہ حکومت برطانیہ کے خلاف برصغیر میں اٹھنے والی ہر تحریک کو بذریعہ ڈپلومیسی کے دبایا جاسکے. چنانچہ نئے مذہب اور نئے دین کو ہتھیار بناکر محکوم عوام کے جذبہ حریت کو سرد کردیا جائے اس پرعمل درآمد کیلئے مرزا نے بڑی سعی کی اور اس سیاسی جدوجہد کیلئے مسلمانوں میں سے ہی بعض کو ساتھ ملانے میں کامیاب ہوگیا اس نے کیسے مسلم عوام کو بہکایا؟ مسلمان کیسے اس کی نبوت کے قائل ہوئے؟ انہوں نے کیونکر اس کا جواب دیا؟ ان تمام سوالوں کا جواب عظیم مفکر علامہ اقبال یوں دیتے ہیں۔

مذہب میں بہت تازہ پسند اس کی طبیعت
کرلے کہیں منزل تو گزرتا ہے بہت جلد
تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا
ہو کھیل مریدی کا تو ہرتا ہے بہت جلد
تاویل کا پھندا کوئی صیاد لگا دے
یہ شاخ نشیمن سے اترتا ہے بہت جلد

دراصل برصغیر کے مسلم عوام کی شدید مذہب پسندی کو صرف ایک چیز یقینی طور پر متاثر کرسکتی تھی وہ آسمانی سند تھی لہذا فیلڈ عقائد کی موثر ترجمانی کے ذریعے ضروری سمجھا گیا کہ کوئی ایسی الہامی بنیاد تلاش کی جائے جو ان کے مسائل سے تعلق رکھنے والے دینی اصول کی تعبیر سیاسی اعتبار موزوں طریق کر دیں یہ الہامی بنیاد احمدیت نے مہیا کر دی اور احمدی خود کہتے ہیں کہ یہ برطانوی سامراج کے لیے یہ سب سے بڑی خدمت جو انہوں نے انجام دی۔

پیغمبرانہ دعوے کا مطلب وماحصل — فلسفۂ اقبال کی رُو سے

اقبال مرزائیت کے متعلق اظہارِ خیال کرتے ہوئے بڑے مدلل انداز میں اس کی تشریح کرتے ہیں۔۔۔۔۔ پیغمبرانہ دعوے سے مراد یہ ہوئی کہ جو لوگ اس مدعی کے نظریات قبول نہیں کرتے وہ مطلق کافر ہیں اور لازماً دوزخ کے شعلوں کی نذر ہوں گے احمدیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مسیح ایک فانی انسان کی طرح وفات پاگئے ہیں اور ان کے ظہور ثانی کا مطلب یہ ہے ۔۔۔۔۔ کہ ایسی شخصیت رونما ہوگی جو روحانی اعتبار سے مسیح کا مثیل ہوگی جس حد تک میں احمدیت کی اہمیت سمجھا ہوں اس تحریک کو ایک حد تک معقول شکل مل گئی لیکن اس تحریک کے لیے ایسی چیزیں ضروری نہیں میری رائے میں یہ نبوت کی طرف ابتدائی اقدامات تھے اور تحریک کے اصل مقاصد نبوت ہی پورا کر سکتی تھی۔

جو ملک تہذیب و تمدن کی ابتدائی منزلوں میں ہیں وہاں منطق نہیں، بلکہ روحانی سند واختیار سے کام لیا جاسکتا ہے۔ جہاں خاص جہالت موجود ہو نیز خوش اعتقادی کا حد درجہ عجیب امر یہ ہے کہ خوش اعتقادی اور ذہانت بعض اوقات پہلو بہ پہلو نظر آتی ہیں پھر کسی شخص میں یہ اعلان کر دینے کی جسارت ہو کہ وہ ایسے ربانی الہام کا حامل ہے جس سے انکار دائمی لعنت کا موجب ہوگا اس کے بعد کسی محکوم ملک میں ایسی سیاست آمیز دینیات ایجاد کرلینا اور ایک جماعت بنالینا آسان ہے جن کا عقیدہ سیاسی غلامی ہو پنجاب کے سادہ لوح مسلمان جو صدیوں سے ہر قسم کے ناجائز تصرفات کا تختۂ مشق چلے آتے ہیں مبہم دینی اصطلاحات کے جال میں بھی بہ سہولت پھنس جاتے ہیں خواہ وہ کتنا ہی فرسودہ ہو۔

قادیان بطور پولیٹیکل ہیڈ کوارٹر

وہ مقام جہاں سے فتنہ پرداز نام نہاد جماعت یعنی قادیانیت کا بیج پھوٹا درحقیقت انگریزوں کے لیے مخفی سیاسی سرگرمیوں کا مرکز ثابت ہوا یہاں سے انگریزوں کے ساتھ انگلستان تک براہ راست اور بالواسطہ رابطے قائم کرنے کا پورا پورا بندوبست تھا۔

بانی تحریک دین کی آڑ میں لوگوں کو اس مرکز میں جمع کرکے اس طرح مختلف طبقۂ فکر کے لوگوں کے ذریعے ملکی حالات حاضرہ سے آگاہ ہو جاتا انہی حالات کو خفیہ طور پر انگریز حکومت یا اس کے نمائندوں تک پہنچا دیتا۔ اگرچہ بانی تحریک نے اپنی سیاسی سرگرمیوں دینی تبلیغ کے پُرتاثیر لبادے میں چھپانے کی اپنے تئیں بہت کوشش کی مگر عشق ومشک کی طرح یہ راز بھی زیادہ دیر مخفی نہ رہ سکا۔

تحریک کے امام و پیشوا کے ہاتھوں سے لکھی ہوئی بہت سی چٹھیاں، درخواستیں اور خطوط اس بات کے ٹھوس شواہد ہیں کہ قادیان سے انہیں خاص مقاصد کیلئے روانہ کیا جاتا تھا نیز قادیان میں بڑے بڑے انگریز افسروں کا بکثرت گورنر، ڈپٹی کمشنر اور لارڈز کا آنا جانا رہتا تھا انگریز خود آکے دن قادیان کا دورہ کرتے رہتے تھے بقول بانی تحریک!

جماعت احمدیہ جس نے معزز ومہذب دنیا میں ایک بہت بڑا انقلاب پیدا کر دیا ہے اس بات کی حق دار ہے کہ گورنمنٹ کے مفاد کو مدِنظر رکھتے ہوئے جماعت کے مرکز یعنی قادیان کو گاہے بگاہے ملاحظہ کرتے رہیں یہ امر قابل ذکر ہے کہ گاہے بگاہے تو مرزا خود ہی سرکاری انگریز کو آگاہ کرتا رہتا

حُبِ صحابہ رحمت اللہ، بغضِ صحابہ لعنت اللہ

ضروری تصحیح اور ایک وضاحت

شمارہ نمبر ۱۱ کے ٹائٹیل پر ایک عنوان میں صحابہ کے ساتھ "رضی اللہ عنہ" غلط کتابت ہوگیا حالانکہ صحابہ جمع ہے اصل میں "رضی اللہ عنہم" تھا۔ قارئین اس کی تصحیح فرمالیں۔ احادیث نبویؐ کی روشنی میں ہر مسلمان کا یہ ایمان ہے — حُبِ صحابہ رحمت اللہ، بغضِ صحابہ لعنت اللہ۔

تھا۔ انگریز بڑے راز کے ساتھ ۔۔۔ خفیہ تحریر میں لکھتا ہے۔
چونکہ قرین مصلحت ہے کہ سرکار انگریز کی خیر خواہی کے لیے نافہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات درج کئے جائیں۔ جو در پردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتے ہیں لہٰذا یہ نقشہ اسی غرض کے لیے تجویز کیا گیا کہ اس میں ان ناحق شناس لوگوں کے نام محفوظ رہیں جو ایسی باغیانہ سرشت کے آدمی ہیں۔ اگرچہ گورنمنٹ کی خوش قسمتی سے برٹش انڈیا میں مسلمانوں میں ایسے لوگ معلوم ہو سکتے ہیں جن کے نہایت مخفی ارادے گورنمنٹ کے خلاف ہیں اس لیے ہم نے اپنی محسن گورنمنٹ کی پولیٹیکل خیر خواہی کی نیت سے جہاں تک ممکن ہو سکا ان لوگوں کے نام ضبط کیے جانے کا مشورہ دیا ہے جو اپنے عقیدہ سے اپنی مفسدانہ حالتیں ثابت کرتے ہیں۔۔۔۔ لیکن اس کے ساتھ ہم گورنمنٹ میں بادب اطلاع کرتے ہیں کہ ایسے نقشے ایک پولیٹیکل راز کی طرح اس وقت تک ہمارے پاس محفوظ رہیں گے جب تک گورنمنٹ ہم سے طلب کرے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ حکیم مزاج بھی ان نقشوں کو ایک ملکی راز کی طرح اپنے دفتر میں محفوظ رکھے گی۔۔۔۔ (آخر میں مرزا نے بہت سے نام مع پتہ کے درج کئے)۔

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے

مرزا قادیانی اور اس کے رفقاء نے دیوتا کی طرح انگریز کی پوجا کی اور اس میں کچھ شک نہیں کہ گوروں کی پوجا استبداد میں بہت کام آئی جس کی سرمستی سے سرشار ہو کر خلیفہ نے ایک دفعہ یہاں تک کہہ دیا کہ جو گورنمنٹ ایسی مہربان ہو اس کی جس قدر فرمانبرداری اور خدمت گزاری کی جائے کم ہے (اس کیساتھ مسلمانوں کے عظیم خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروقؓ کی مثال نہایت بھونڈے انداز میں پیش کی) چنانچہ بڑے فخر سے کہنے لگا ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر مجھ پر خلافت کا بوجھ نہ ہوتا تو میں مؤذن بنتا اسی طرح میں (محمود قادیانی) کہتا ہوں کہ اگر میں خلیفہ نہ ہوتا تو رنگروٹ بھرتی ہو کر جنگ یورپ میں چلا جاتا (لعنت ہو ایسی سوچ پر) مرزا اور اس کے پیروکار جس شدت سے انگریزوں کی آؤ بھگت کرتے اس سے خود اس فرقے کے لوگ خفت محسوس کرتے اور خود اقرار کرتے تھے کہ ان کا امیر کاروان مذہب پر جتنا کم اور انگریز پرستی کی تلقین زیادہ کرتا ہے اور خود بطور انگریز ایجنٹ اہم کام کرتا ہے۔

ننگِ ملت ننگِ دیں، ننگِ وطن

مرزا قادیانی اور اس کے چیلوں نے جو کج راہ اختیار کی اس کے باعث ان کے دوستوں، دشمنوں اپنوں غیروں نے لعنت ملامت کا ایسا سلسلہ کھولا جو آج تک بند نہیں ہو سکا۔ ان کی اپنی جماعت کے لوگ ان سے اس قدر بیزار ہو گئے کہ لاہوری کہنے لگے کہ ہمیں مسیح موعود کی خوشامدانہ تحریروں اور انگریز نوازیوں پر شرم آتی ہے چنانچہ ہم

گورنمنٹ کی اس خوشامدی جماعت سے الگ ہونے کا اعلان کرتے ہیں:

وہ گروہ جو احمدیوں کی خوشامدانہ طرز سے بیزار ہو کر جدا ہوا اس نے احمدیوں کے اصل روپ سے دوسروں کو آگاہ کیا اور قادیان سے متعلق بھی مخصوص شواہد مہیا کیے کہ وہاں کوئی دین سیکھنے نہیں بلکہ سیاسی امور کے لیے جاتا ہے وہاں پر سیاست ہی سیاست اور خوشامد ہی خوشامد ہوتی ہے۔

کارِ خاص: ۔ قادیانیوں اور ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے والوں نے ہمیشہ ان پر یہ الزام لگایا کہ وہ ایسی جماعت ہے جو گورنمنٹ برطانیہ کے کار خاص پر متعین تھی اس کے مخالفین نے یہاں تک کہہ دیا کہ انہیں اس تحریک کے بارے میں عجیب و غریب باتیں معلوم ہوئی ہیں بلکہ ایک سابقہ معتقد نے تو یہ کہا کہ اسے جستجو اور ٹوہ لگانے پر بہت سے خوفناک اور رنجیدہ انکشاف ہوئے ہیں۔

ہندو پنڈت کا الزام: ۔ جب ہندوؤں کے لیڈر پنڈت جواہر لال نہرو سیاسی امور کے سلسلے میں یورپ گئے تو انہوں نے آزادی ہند کی راہ میں تحریک قادیانیت کو سد راہ پایا اور خطرہ محسوس کرتے ہوئے کانگریس کے سیکرٹری کو بتایا کہ میں نے سفر یورپ سے یہ نتیجہ حاصل کیا ہے کہ اگر ہم انگریز حکومت کو کمزور کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ اس سے پہلے جماعت احمدیہ کو کمزور کیا جائے۔
مندرجہ بالا الزامات کے علاوہ ہزاروں لاکھوں طعن و تشنیع کے تیر اس جماعت کے پیروں مریدوں پر چلائے گئے شدید مخالفتوں اور نفرتوں کا اظہار کیا گیا۔ مگر یہ خبیث لوگ مثل امیبا (ایسا جانور جس کے متعلق مشہور ہے کہ یک خلیہ جانور کبھی نہیں مرتا بلکہ غیر موافق حالات میں گھٹ جاتا ہے اور موافق حالات بڑھ جاتا ہے اس کی اس حرکت کو امیبائی حرکت کہتے ہیں) یعنی قادیانی (Amoeboid movement) کرتے رہے ہیں۔ قادیانیوں کی یہ امیبائی حرکت کبھی ہندوستان میں فروغ پاتی ہے تو کبھی، پاکستان میں، پاکستان میں حالات موافق نہ ہوئے تو افغانستان میں متحرک ہو گئی وہاں کی فضا غیر موافق ہوئی تو واپس اپنے اصل مرکز یعنی انگلستان میں لوٹ گئی اور اپنے قدیم سرپرست کی سرپرستی میں وہاں پر اپنے لیے علیحدہ بستیاں بنا کر آباد ہو گئی۔

لمحۂ فکریہ؟ اگر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انگریز حکومت کے اثر سے اسلامی معاشرہ میں اسلام کی بنیادوں میں تنزل نہ ہوتی اور اسلامی ذہن ماؤف نہ ہو چکا ہوتا اور مسلمانوں کی نئی نسل دینی تعلیمات اور اسلام کی اسلامی و تجدیدی شخصیتوں اور نیابت انبیاء اور عظمت انسانی کی صفات سے اتنی بے خبر نہ ہوتی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حکومت وقت (تاج برطانیہ) کی پشت پناہی اور سرپرستی نہ ہوتی تو یہ تحریک جس کی بنیاد زیادہ تر الہامات، خوابوں، بے کیف بے مغز نقطہ آفرینیوں اور تاویلات پر ہے اور عصر جدید کے لیے کوئی نیا اخلاقی و روحانی پیغام اور مسائل حاضرہ کو حل کرنے کیلئے کوئی مجتہدانہ مقام نہیں رکھتی کبھی بھی اتنی مدت تک حرکت پذیر نہیں رہ سکتی تھی جیسی کہ برسر انحطاط سوسائٹی اور اس پراگندہ دماغ، پراگندہ دل نسل میں رہ سکی۔ اسلام کی صحیح تعلیما اور صحیح دعوت سے انحراف اور ان مخلصین و مجاہدین کی۔ (جو ماضی قریب میں اس برصغیر میں پیدا ہوئے اور اسلام کے عروج اور مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کے لیے اپنا سب کچھ مٹا کر چلے گئے) ناقدری کی سزا خدا نے یہ دی کہ یہاں کے مسلمانوں پر ایک ”نئے ذہنی طاعون“ کو مسلط کر دیا اور ایک انگریز نواز شخص کو ان کے درمیان کھڑا کر دیا جو امت میں فساد کا مستقل ذریعہ بن گیا۔

رسول پاکؐ کی آخری نصیحت

محمد اشفاق جہانگیری

۲۹ صفر ۱۱ھ ... کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک جنازہ کے ساتھ قبرستان تشریف لے گئے آدھی رات کو وہاں سے واپس آتے آتے ہوئے بخار ہو گیا چار پانچ روز بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت شدید ہو گئی۔ لیکن بیماری کی حالت میں بھی آپ پانچوں وقت مسجد میں نماز پڑھانے تشریف لاتے رہے آخر جب بالکل باہر نکلنے کی طاقت نہ رہی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا

وفات سے پانچ روز پہلے جمعرات کے روز ظہر کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ افاقہ ہوا تو آپ حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کے سہارے مسجد میں تشریف لائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا انہوں نے آہٹ پاکر پیچھے ہٹنا چاہا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے سے ان کو روک دیا پھر ان کے پہلو میں بیٹھ کر نماز پڑھوائی نماز کے بعد ایک خطبہ دیا جو آپ کا آخری خطبہ تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"پہلی قوموں نے اپنے نبیوں اور بزرگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں شرک پھیل گیا خبردار تم ایسا نہ کرنا میں نے وہی چیز حلال کی ہے جو خدا نے حلال کی ہے اور وہی چیز حرام کی ہے جو خدا نے حرام کی ہے"

بقیہ	حضرت خنساءؓ

کے دروازہ پر ایک علم نصب ہوتا تھا جس پر یہ الفاظ لکھے تھے۔ ارثی العرب یعنی عرب میں سب سے بڑا مرثیہ گو نابغہ جو اپنے زمانہ کا سب سے بڑا شاعر تھا اس کو حضرت خنساءؓ نے اپنا کلام سنایا تو بولا کہ اگر میں ابوبصیر (اعشیٰ) کا کلام نہ سن لیتا تو تجھ کو تمام عالم میں سب سے بڑا شاعر تسلیم کرتا۔

حضرت خنساءؓ ابتداً ایک دو شعر کہتی تھیں لیکن صخر کے مرنے سے ان کو جو صدمہ پہنچا اس نے ان کی طبیعت میں ایک ہیجان پیدا کر دیا تھا چنانچہ کثرت سے مرثیے لکھے ہیں۔ یہ شعر خاص طور پر مشہور ہے۔

وان صخرا لتأتم الهداة به
صخر کی بڑے بڑے لوگ اقتدا کرتے ہیں
کانہ علم فی راسہ نار
گویا وہ ایک پہاڑ ہے جس کی چوٹی پر آگ روشن ہے

حضرت خنساءؓ کا دیوان بہت مختصر ہے ۱۸۸۹ء میں بیروت میں مع شرح کے چھاپا گیا ہے اس میں حضرت خنساءؓ کے ساتھ ۶۰ عورتوں کے ادبی مرثیے شامل ہیں ۱۸۸۹ء میں اس کا فرنچ زبان میں ترجمہ ہوا اور دوبارہ طبع کیا گیا۔

بقیہ	یوم آزادی

نظام حیات کا احیاء کرسکیں قرآن کے نظام عدل و انصاف کا سکہ رواں کرسکیں۔ جہاں نیکی کا علم بلند کریں اور بدی کو سرنگوں کرکے چھوڑیں جہاں ہر شخص کی عزت و آبرو محفوظ اور وہ امن و سکون کی زندگی گزار سکے۔

زندہ قومیں اپنے اعمال کا محاسبہ کرتی رہتی ہیں وہ دیکھتی ہیں کہ ماضی میں انہوں نے کیا کھویا اور کیا پایا اور پھر اپنی کمزوریوں کو رفع کرکے مستقبل میں اپنا لائحہ عمل درست کر لیتی ہیں آئیے ہم بھی جائزہ لیں کہ حصول آزادی کے بعد اسلامی اصولوں کو انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں کہاں تک اپنایا؟ ہمارے معاشی اور سیاسی مسائل اسلامی ضابطوں کے مطابق کہاں تک حل ہوئے؟ کیا ہماری عدالتوں میں اسلامی قوانین کے مطابق فیصلے ہوئے؟ کیا ہماری درسگاہوں میں اسلامی تعلیمات کو فوقیت دی گئی؟ کیا شہری زندگی میں امن و سکون کی فضا قائم ہوئی؟ کیا ہر شخص کی جان و مال عزت و آبرو محفوظ ہو گئی؟ ان سوالات کے جوابات نہایت ہی مایوس کن ملیں گے — اب حالات انتہائی دگرگوں ہیں، ہم نعمت آزادی کی قدر و قیمت کو یکسر فراموش کر چکے ہیں اسلام کی عظمت ہمارے دلوں سے رخصت ہو چکی ہے پاکستان بنتے وقت جو عہد و پیمان اللہ تعالیٰ سے کیا تھا کہ اس کے دین کو نافذ کریں گے، بھلا چکے ہیں۔ اس بغاوت کا نتیجہ ہے ہر طرف فساد اور بگاڑ ہے۔

رب کریم کی رحمت ہمیں پھر پکار رہی ہے

اپنے گناہوں پر نادم و شرمسار ہو کر اس کے حضور توبہ کریں اور تمام خواہشات سے منہ موڑ کر صرف اپنے خالق و رازق کی غلامی میں آجائیں اور اسی کے احکام کو اپنی زندگی میں جاری و ساری کریں اس لئے کہ

اپنے رازق کو نہ پہچانے تو محتاج ملوک
اور پہچانے تو ہیں تیرے گدا دارا و جم
دل کی آزادی شہنشاہی، شکم سامان موت
فیصلہ تیرا ترے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم

بقیہ	حضرت امیر شریعت

...زجائیں گے ہندو سوسائٹی نے انسانوں کے ایک طبقہ کو ذلت میں پھینک رکھا تھا۔ شاہ جی کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے نہایت جھجکاہٹ کے ساتھ کھانے میں شریک ہو گیا شاہ جی نے فرمایا کہ بھئی تم بھی انسان ہو آخر تمہیں بھی بھوک لگتی ہوگی کیا کوئی شخص فی زمانہ ایسی مثال پیش کرسکتا ہے سبحان اللہ

یہ تھے سچے حضورؐ کی سنت کو زندہ کرنے والے جن کا ابھی انتقال ہو گیا

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

شاہ جی اکابرین کی نظر میں

سید انور شاہ کشمیریؒ: مسئلہ ختم نبوت پر ان کی ایک تقریر ہماری پوری تصنیف سے بڑھ چڑھ کر ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی: ان کی باتیں عطاء الٰہی ہوتی ہیں۔ مولانا احمد علی لاہوری: وہ ولی کامل و اسلام کی برہنہ شمشیر ہیں جب تک وہ زندہ ہیں اسلام کو کوئی خطرہ نہیں مولانا ابوالکلام آزاد: ملک و ملت کا ہر گوشہ ان کا شکر گزار ہے۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان: وہ جنگ آزادی اور اسلام کے زبردست مجاہد تھے۔ آغا شورش کشمیری: قرون اول میں پیدا ہوتے تو یقیناً ایک جلیل القدر صحابی ہوتے۔ نواب بہادر یار جنگ: اے کاش میں اس شخص کو مسلم لیگ میں لا سکتا اگر یہ میرے ساتھ ہو تو میں چھ ماہ کے اندر ملک میں انقلاب برپا کر سکتا ہوں مولانا حسین احمد مدنی: ان کا دل صرف اسلام کے لئے دھڑکتا ہے۔ مولانا حسرت موہانی: وہ خطابت کے شہسوار ہیں۔ مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ: ان کی زندگی کے درخشاں نقوش نہ صرف تاریخ کے صفحات بلکہ لاکھوں کروڑوں انسانوں کے دماغوں پر مل سکتے ہیں۔ خواجہ حسن نظامی: ان کو دیکھ کر قرون اولیٰ کے مسلمان یاد آتے ہیں۔ علامہ اقبال: شاہ جی اسلام کی چلتی پھرتی تلوار تھے۔ مولانا محمد یوسف بنوری: ایک ایسی شخصیت جس نے ایسا کام کیا جو ایک صدی میں ایک ادارے سے بمشکل ہو سکتا۔

بقیہ	ارکان اسلام

حضرت سیدنا مولانا و مرشدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کی نصیحت پر عمل کریں آپ فرماتے ہیں کہ عمل کا وقت گزرتا جا رہا ہے دم بدم گھٹتا جا رہا ہے اور موت کی مقررہ گھڑی کو قریب لا رہا ہے اگر آج بیدار نہ ہوئے تو کل مرنے کے بعد حسرت اور ندامت کا سامنا کرنا ہوگا مگر وقت ہاتھ نہ آئے گا۔ اس لئے بڑی احتیاط سے کام لیں کہ چند روزہ زندگی شریعت کے مطابق بسر ہو جائے تاکہ نجات اخروی کی امید کی جا سکے یہ عمل کرنے کا وقت ہے عیش و آرام کا وقت آئندہ آنے والی زندگی ہے جو اس جہان میں کئے ہوئے نیک اعمال کا ثمرہ ہے۔ عمل کے وقت عیش و آرام کرنا ایسا ہے جیسے کہ کوئی شخص اپنی کھیتی پکنے سے پہلے ہی کاٹ لے۔

اور پھر فصل سے خالی رہے (مکتوب ۸۹ دفتر اول)

بقیہ: قادیانی عزائم

ان لوگوں (مسلمانوں) کی اصلاح کریں اور محمد رسول اللہ (یعنی مرزا قادیانی) کے باپ دادا) کی طرح جو شخص ہماری حکومت کی تعمیل نہ کرے اسے ملک سے نکال دیں اور جو ہماری بات نہ سنے اور اس پر عمل کرنے پر تیار نہ ہو اسے عبرتناک سزا دیں اور اگر حکومت ہمارے پاس ہو تو یہ نتائج ایک دن میں حاصل ہو سکتے ہیں۔ الفضل ۳ جون ۱۹۳۳ء منسراج مسیح موعود (مرزا قادیانی جہنم مکانی) نے خدا سے خبر پاکر فرمایا تھا کہ ان کے اقتدار کے دور میں غیر احمدیوں (مسلمانوں) کی حیثیت چوڑھے چماروں کی سی ہوگی۔ لفظی خلیفہ وضاحت کرتا ہے کہ جب جماعت احمدیہ طاقت حاصل کرے گی اور اس کے ہاتھ میں سیاست کی باگ ڈور ہوگی تو جو احمدیت سے الگ رہیں گے ان کی قدر وقیمت نہ ہوگی دنیا کے مذہبی تمدنی یا سیاسی دائرے کے اندر ان کی آواز غیر موثر ہوگی جیسی کہ موجودہ چوڑھوں چماروں کی ہے ۲۹ جنوری ۱۹۳۴ء اتنے بین ثبوت مل جانے کے بعد بھی اگر کوئی مسلمان قادیانیوں کی حمایت ونصرت کرتا ہے تو میری نظر میں نہ تو وہ پکا مسلمان ہے اور نہ ہی محب وطن ہے بلکہ اعلیٰ درجہ کا منافق ہے جو شخص اپنی بد باطنی کا ثبوت حضور تاجدار ختم نبوت کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈال کر دے دیتا ہے پھر بھی مسلمان اس کے قول وفعل پر یقین کرے یہ ناممکن ہے تمام مسلمانوں کو بلا تفریق مسلک یہ سوچنا چاہیے کہ اس فتنہ کو کس طرح ختم کیا جائے ہمارے سامنے تاریخ کے اوراق ایک جھوٹے مدعی نبوت کا تذکرہ کرتے ہیں مسیلمہ کذاب جس نے قصر نبوت کے عالیشان محل میں نقب زنی کرنے کی پہلی ناکام واردات کی تو قصر نبوت کے عظیم محافظ خلیفۃ الرسول ابوبکر صدیق نے اس کے لئے صرف کافر قرار دینے کی سزا نہیں بلکہ اس کو جہنم واصل بھی کیا اور آنے والے دور کے مسلمانوں کو یہ سبق دیا کہ مدعی نبوت کی شرعی سزا قتل ہے ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں حق بجانب ہیں کہ مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے علامہ محمد اقبال فرماتے ہیں اسلامی معاشرہ کی وحدت صرف عقیدہ ختم نبوت پر منحصر ہے ہر وہ گروہ جو معروف مسلمہ اسلام سے انحراف کرے اور اس کا دینی مزاج ایک نئی نبوت کی بنیاد پر استوار کرے وہ ان تمام مسلمانوں کی تکفیر کرتا ہو جو اس نئی خانہ ساز نبوت کی تصدیق نہ کریں۔ وہ گروہ اسلام کی سالمیت کے لئے بڑا خطرہ ہے

تجھے احساس ہے تو کون ہے اے نوجوان مسلم
تیرے دست قوی میں حمیت کی ہے عنان مسلم

رد قادیانیت پر معلومات افزا، ایمان پرور، جہاد آفرین اور حقائق افروز

کتب

کتاب	مصنف	قیمت
قادیانی مذہب	پروفیسر الیاس برنی	۹۰ روپے
ملت اسلامیہ کا موقف	قومی اسمبلی میں پیش شدہ	۲۰/-
ماہنامہ قومی ڈائجسٹ کا قادیانیت نمبر		۱۵/-
خاتم النبیین	السید محمد انور شاہ کشمیری	۱۶/-
التصریح (عربی)	" "	۳۰/-
سوانح مولانا محمد علی جالندھری	ڈاکٹر غفاری	۳۵/-
تحریک ختم نبوت	آغا شورش کاشمیری	۳۰/-
اسلام اور قادیانیت	مولانا عبدالغنی	۲۰/-
قادیانی کیوں مسلمان نہیں	مولانا محمد منظور نعمانی	۱۰ روپے
ہدیۃ المہدیین (عربی)	مولانا مفتی محمد شفیع	۵/-
مرزائی نامہ	مولانا مرتضیٰ خان میکش	۵/-
کفر فتنہ جانی		۲۵/-
شہادت القرآن	میر ابراہیم سیالکوٹی	۲۰/-
حیات ناصح	راسے کمال	۵/-
احتساب قادیانیت	مولانا لال حسین اختر	۳۰/-
ایمان پرور یادیں (حصہ دوم)	مولانا اللہ وسایا	۳۰/-
حضرت مسیح مرزا قادیانی کی نظر میں	مولانا لال حسین اختر	۲/-
ختم نبوت اور بزرگان امت	" "	۲۰/-
مرزا قادیانی کی آسمانی بیاہن	مولانا عبدالرحیم اشعر	۲۰/-
نزول مسیح علیہ السلام	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۲/-
قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین	" "	۲/-
المہدی والمسیح	" "	۲/-
الہامی گرگٹ	" "	۲/-
قادیانی جنازہ	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۲/- روپے
شناخت	" "	۲/-
مرزا قادیانی بقلم خود	" "	۲/-
قادیانیوں اور دوسرے کافروں کے درمیان فرق		۲/-
قادیانی مُردہ	" "	۲/-
مرزائی اور تعمیر مسجد	" "	۲/-
قادیانیوں کو دعوت اسلام	" "	۲/-
مرزا طاہر کے مباہلہ کے جواب میں	" "	۲/-
غدار پاکستان ڈاکٹر عبدالسلام	" "	۲/-
امتناع قادیانی آرڈیننس	" "	۲/-
پیارا گرگٹ	عبدالرحمن یعقوب باوا	۲/-
ایمان پرور یادیں	مولانا اللہ وسایا	۲/-
قادیانیت کا سیاسی تجزیہ	صاحبزادہ طارق محمود	۲/-
قادیانی عقائد پر ایک نظر	مولانا عزیز الرحمن جالندھری	۲/-
قادیانی عقائد و عزائم	مولانا تاج محمود	۲/-
عشق خاتم النبیین	طاہر رزاق	۲/-
ضیاء الحق کو قتل کس نے کیا؟	عبدالمجید رحمانی	۲/-
عاشقان مصطفیٰ کہاں ہیں؟		۲/-
چہرۂ قادیانیت		۲/-
آستین کے سانپ		۲/-
قرآن مجید میں ردوبدل قادیانیوں کی ہیرا پھیری		۲/-
مجرم اسلام	طاہر رزاق	۲/-
ہم ختم نبوت کا کام کیسے کریں	"	۲/-

مجلس چونکہ ایک تبلیغی ادارہ ہے اس لیے کتابوں پر صرف لاگت وصول کی جاتی ہے۔ اس لیے کمیشن نہیں دیا جائے گا۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔ ۲ روپے کے کتابچے کے لیے آپ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

حافظ محمد اشرف صاحب کو صدمہ

حافظ محمد اشرف صاحب رسول پورہ باغبانپورہ گوجرانوالہ کی والدہ محترمہ کا گذشتہ دنوں انتقال ہوگیا ہے۔ مرحومہ مغفورہ بڑی عابدہ، زاہدہ، متقی، پرہیزگار اور شب بیدار تھیں۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھیں۔ ان کے انتقال سے حافظ اشرف صاحب اور ان کے خاندان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ (ادارہ حافظ محمد اشرف صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے۔) دعا فرمائیں اللہ تبارک وتعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ (حافظ محمد ثاقب گوجرانوالہ)

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M.180

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة

کا نصب العین اور اغراض و مقاصد

- تبلیغ و اشاعتِ اسلام حدیث "مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِی" کی روشنی میں۔
- اصلاحِ عقائد و اعمال صحابہؓ و تابعینؒ و ائمہ دینؒ کی نشاندہی کے مطابق
- تربیتِ اخلاق
- بالخصوص تحفظ عقیدۂ ختمِ نبوت جس کیلئے مندرجہ ذرائع اختیار کئے گئے ہیں۔

(ا) مبلغین و داعیانِ اسلام کا تقرر۔ (ب) شعبۂ نشر و اشاعت (ج) دینی مدارس کا قیام اور انکی تنظیم۔ (د) تعلیمِ بالغان (ر) تعلیمِ نسواں

الحمد للہ! اس وقت پچاس سے زائد مبلغین اندرونِ ملک و بیرونِ ملک سرگرم عمل ہیں اور بیسیوں دینی مدارس قائم ہیں

شرائطِ رکنیت

ہر عاقل و بالغ شخص خواہ وہ مرد ہو یا عورت، عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کا رکن بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ ان شرائط کی پابندی کا اقرار کرے۔

(۱) عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے اغراض و مقاصد، نصب العین اور طریقِ کار کو سمجھ لینے کے بعد اس بات کا اقرار کرے کہ مجلس کے دستور کے ساتھ پوری طرح متفق ہے اور اسکے مطابق جماعتی نظام کی پوری طرح پابندی کرنے کیلئے تیار ہے۔ (۲) وہ تمام ایسی رسومات و عادات سے اپنی زندگی کو پاک کرنے کی کوشش کریگا جو کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہؐ کے خلاف ہوں۔ (۳) وہ کسی ایسے ادارے یا جماعت کا رکن نہیں بنے گا جس کے عقائد و نظریات اور اصول و مقاصد عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے مقاصد اور طریقِ کار کے خلاف ہوں۔ (۴) وہ نیا سال شروع ہونے پر کم از کم ایک روپیہ مجلس کے بیت المال میں جمع کرائے گا۔ (۵) جو صاحب یکمشت یکصد روپیہ عنایت فرمائیں گے وہ تا زیست عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے رکن متصور ہوں گے

رابطہ کیلئے: مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة
حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان۔ فون نمبر: ۴۰۹۷۸